نشہ انسان کیلئے اِک زہر بے درماں ہے   دشمنِ دین و زر و اموال و عزو جاں ہے

مرقع نادر

نشہ کا انجام



میر نصرت علی

ناظم عدالت ضلع ناندیڑ

فہرست مضامین کتاب مرقع ناندیڑ اور نشہ کا انجام

۷۸۶
۴۹۲

مُرقعِ ناندیڑ

اَوْر

نشہ کا انجام

سببِ تالیفِ کتاب

بندگانِ حضرت اقدس و اعلیٰ ظلِ سُبحانی خلیفۂ رحمانی سُلطان العلوم ہز اگزالٹیڈ نواب میر عثمان علیخان بہادر آصف جاہ سابع بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ وعظمتہٗ نے اپنی رعایا، برایا کی فلاح و بہبودی کی پیش نظر اپنے ممالک محروسہ سرکار عالی سے نشہ بازی کی بیخ کنی کی جانے کے لئے ایک ایسی قابل قدر ہستی نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی کو صدر انجمن ترک مسکرات کی صدر نشینی عطاء فرمائی ہے کہ جن کی انتھک محنتوں اور کوششوں سے صیغۂ عدالت کدھر سے کدھر چمک اُٹھا ہے جس سے صاحب ممدوح کا نام نامی و اسم گرامی سلطنت حیدرآباد میں صدیوں یاد رہیگا۔ اوسیطرح صاحب ممدوح کی یہ نمایاں کارگزاری بھی

کسی طرح بھولی نہ جاسکیگی کہ صاحب ممدوح نے ترک سکرات کا کام اپنے ہاتھ لینے کے بعد محض دار السلطنت ہی میں نہیں بلکہ تمام ممالک محروسہ سرکار عالی میں جہاں کہیں دَورہ فرمایا بہ نفس نفیس وہ وہ عملی تدابیر اختیار فرمائیں کہ بعرصۂ قلیل ہر ایک کے دلمیں اِس کار خیر کا زبردست اِحساس پیدا ہوگیا ہے۔

اِسلئے مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میرا تعلق جس ڈپارٹمنٹ سے ہے اوس ڈپارٹمنٹ کے صدر اعلیٰ کا اِنہماک جب اُس طرف ہے تو میں بھی کچھ کام کر دکھاؤں اور نصیحت آمیز و عبرت خیز ایسے واقعات پیش کروں کہ جس ضلع ناندیڑ پر اِس وقت میں کارگذار ہوں اسی ضلع ناندیڑ کے وہ ایسے مستند واقعات بحوالہ نمبر مقدمات عدالت ہوں کہ جن کے دیکھنے سے اور سننے سے دِل کانپ جائے اور اِس کمبخت نشہ کا انجام بد حقیقی طور پر معلوم ہو جائے اور ان واقعات کے ضمن میں تفریح طبع کے لئے اِس ضلع کے مکمل اور پورے حالات ایسے ظاہر ہو جائیں کہ یہ کتاب اِس ضلع ناندیڑ کی واقفیت عامہ کا ایک آئینہ بن جائے اور دلچسپی پیدا کی جانیکے لئے محل و موقع کیساتھ ناول نویسی کا طرز اختیار کیا جائے۔ اِن تمام امور کو پیش نظر رکھے ہوئے۔

اِس ضلع کے دَو سالہ تجربہ نے مجھے بتا دیا کہ یہاں کے لوگ نہایت شریف اور نیک نفس ہونے کے باوجود یہ ضلع شر اور فساد میں جو مشہور ہوگیا ہے وہ محض بدنام کنندہ نکونامے چند کے مصداق چند مئے نوشوں اور چند بھنگ نوشوں کے کرتوت سے یہ ضلع بدنام سمجھا جاسکتا ہے۔

چونکہ اِس ضلع میں زیادہ تر دو قسم کے نشہ کا اِستعمال نظر آیا۔

(۱) ایک تو مئے نوشی۔

(۲) دوسرا بھنگ نوشی۔

محض اُنہیں ہر دو نشہ بازیوں سے بدتر نتائج اور خطرناک صورتیں اِس ضلع میں رُونما ہونا جو میرے حدِ علم میں آئی ہیں محض اُنہیں ہر دو نشہ بازیو کی حد تک۔

میں نے یہ مُرقع تیار کر کے اُس کا نام مرقع ناندیڑ ضمنی نام (نشہ کا انجام) رکھا ہے۔ اور اِس کے دو حصص قرار دیکر دیباچہ میں ضلع کے عام حالات اور حصہ اول میں سئے نوشی کا بدانجام۔ اور حصہ دوم میں بھنگ نوشوں کا بدانجام بیان کیا ہے۔

خدائے بزرگ و برتر سے دُعا ہیکہ ہر کسی کو مسلمان ہو یا ہندو بھائی یا اور کوئی مذہب والا اِس بدترین عادت نشہ بازی سے محفوظ رکھے۔

نشہ سے بڑھکر کوئی دشمن نہیں اِنسان کا
دُشمنِ جاں ہے دل و عز و زر و اِیمان کا

میر نصرت علی ناظم عدالت ضلع ناندیڑ
نائب صدر۔ انجمن ترک مُسکرات ضلع ناندیڑ

دیباچہ

ممالک محروسہ سرکار عالی کا یہ ایک بہترین ضلع ناندیڑ ہے جس کا مستقر گوداوری ریلوے لائن کا اسٹیشن ہے جو دار السلطنت حیدرآباد دکن سے جانب شمال براہ سڑک (۱۷۲) میل پر واقع ہے جو سمت غربی صوبۂ اورنگ آباد میں داخل ہے۔

ضلع ناندیڑ کے طبعی حالات

رقبہ۔ (۱) ضلع ناندیڑ کا طول مابین شمال وجنوب (۹۰) میل۔ اور عرض مابین مشرق ومغرب (۶۰) میل ہے۔ یہ ضلع ملک سرکار عالی کے شمال میں درمیان خطوط عرض البلاد شمالی (۲۸۱۸) و (۳۱۱۹) میل اور مابین خطوط البلاد طول البلاد شرقی (۷۷۴) و (۸ ۷ ۶۷) میل کے واقع ہے۔ اس کا رقبہ (۹۴۳۳) میل ہے اس کے جانب شرق نظام آباد۔ جانب جنوب بیدر۔ جانب شمال و مغرب ضلع پربھنی واقع ہے۔

زمینات کی تقسیم (۲) اس ضلع کی زمین ہموار و مسطح ہے۔ سمندر کی سطح سے (۱۵) سو فٹ بلند ہے مستقر ضلع سرزمین مرہٹواڑی میں واقع ہے۔ لیکن اس ضلع میں مرہٹواڑی و تلنگانہ دونوں قسم کی زمینات داخل ہیں۔

توضیح۔ ملک سرکار عالی میں دو بڑے بڑے قریب قریب مساوی حصہ ہیں۔

مرہٹواڑی۔ حصۂ شمال و مغرب میں سیاہی مائل پتھروں کے ٹیلے ہیں۔ اِن پتھروں کے گلنے سے جو مٹی پیدا ہوتی ہے وہ ملائم ہوتی ہے اور اس میں تولید و تری قائم رکھنے کی قوت ہوتی ہے اسی سبب سے یہ زمین ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتی ہے اِس حصہ کو مرہٹواڑی کہتے ہیں۔

تلنگانہ حصۂ جنوب و مشرق میں سُرخی مائل چُونے کے پتھروں کے گلنے سے جو مٹی نکلتی ہے وہ ریتلی ہے۔ اِس لئے یہاں وہ شادابی نہیں۔ اکثر یہاں پانی کا ذخیرہ جمع کرنے کے لئے تالابوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِس حصہ کو تلنگانہ کہتے ہیں۔

چوبینہ چوبینہ اور گھنے جنگل دریائے گوداوری وغیرہ پتھریلی وادی میں پائے جاتے ہیں اِسی زمین میں معدنیات ہیں اکثر سونے اور کوئلہ کے طبقات اور آہنی دہات مشہور ہیں۔ آہنی دہات وادی دریائے گوداوری کے رقبوں میں بکثرت موجود ہیں۔

نوٹ ضلع ناندیڑ کی زمین عموماً کالا چلکا یا ریگڑ اور کہیں کہیں سُرخی مائل ریتلی زمین بھی ہے۔

پیداوار۔ (۳) یہاں کی پیداوار۔ گیہوں۔ چانول۔ جوار۔ مکائی نخود۔ باجرہ۔ مونگ۔ ولایتی مونگ۔ اُورڈ۔ مسور مرچ۔ تمباکو۔ کپاس ہے۔

دریا (۴) دریائے گوداوری ترمبک ایشور کے قریب علاقہ بمبئی سے

نکلکر یکسو پچاس میل کی سافت طے کرتے ہوئے اِس ملک میں بمقام پھول تہانہ ضلع اورنگ آباد داخل ہوتی ہے اور یہاں سے پربہنی - ناندیڑ - نظام آباد - عادل آباد - گہومتی ہوئی (۵۶۰) میل کی سافت طے کرکے رود پورنا کو اپنے بائیں جانب سے (بمقام کرڑ کہیڑ ضلع پربہنی کے قریب) اور اپنے دائیں جانب سے رود مانجرا کو لیکر بمقام موضع سنگم تعلقہ بلولی میں آکر ملتی ہے -

تالاب (۵) اِس ضلع میں حسب ذیل دو بڑے بڑے تالاب ہیں -

(۱) عادل خاں تالاب - واقع موضع شاہتاپور - تعلقہ دیگلور - جس کا رقبہ تخمیناً (۲) مربع میل ہے - اِس کا ایک حصہ گنجان پہاڑی میں واقع ہے جو موذی جانوروں کا مسکن ہے - سررشتہ بندوبست کی سعی بلیغ کے باوجود قابل زراعت رقبہ قرار دادہ میں بخوف جانوران موذی کافی طور پر کاشت نہ ہوسکی اسلئے افتادہ ہے - البتہ تالاب کے نالہ سے دو حصہ میں موضع شاہتاپور - ومانیاپور - وجگنا تھپلی کے رقبہ جات تری سیراب ہوتے ہیں -

(۲) قمر تالاب واقع بچکندہ تعلقہ دیگلور کے جانب جنوب و مغرب پختہ سنگ بستہ تعمیر شدہ ہے اور تقریباً (۳) مربع میل ہے - جو قصبہ بچکندہ کے سوائے موضع گون پلی تعلقہ دیگلور کی زمینات کو بھی سیراب کرتا ہے - مگر نگہداشت نہ ہونے سے عمق کم ہوگیا ہے جس کی وجہ سالتمام کے لئے پانی مکتفی نہیں ہوتا -

نوٹ - باقیہ چھوٹے چھوٹے تالاب ہیں جن میں کوئی خاص اہمیت نہیں ہے -

پہاڑ (۶) بالا گہاٹ کا سلسلہ تعلقہ بلولی ضلع ناندیڑ کے جانب جنوب واقع ہے جو اس کے شرق و غرب سے ہوتا ہوا چلا گیا ہے - اور اِس سلسلہ کی

ایک شاخ جنوبی سمت کو چلی گئی ہے جس کی ابتدا تعلقہ بلولی کے غرب سے ہوتے ہوئے موضع کولاس ضلع ہذا تک پہونچی ہے۔ دوسرا سلسلہ نرمل ضلع عادل آباد سے ہوتا ہوا ضلع ہذا کی سمت شمالی تعلقہ مدگاؤں سے گزرتا ہوا ضلع پربھنی پہونچ گیا ہے۔

نوٹ۔ اِس پہاڑی دامن کولاس ومدگاؤں میں درندوں کا شکار ملسکتا ہے۔

قلعہ جات

(۷) ضلع ہذا میں حسب ذیل (۳) قلعہ ہیں۔

(۱) قلعہ ناندیڑ۔ کہا جاتا ہے کہ ناندیڑ کا نام ابتداءً نندگاؤں تھا جس کو چالوکیا خاندان کے راجہ نند دیو نے آباد کیا تھا اور اوسی کا تعمیر کردہ قلعہ ناندیڑ ہے جس کی قدامت اندازاً پندرہ سو سال سے قبل کی کہی جاتی ہے استداد زمانہ کیوجہ سے یہ قلعہ اس وقت نام کا قلعہ رہگیا ہے اِس کی تمام عمارات قدیم ملٹ کر مدت ہوئی۔ اَب اِس جائے آب رسانی کا خزانہ اور یہیں آبرسانی کا دفتر اور اہل آب رسانی کے کوارٹر بنائے گئے ہیں۔ دریائے گوداوری اِس قلعہ کے سامنے سے جانب جنوب اٹکھیلیاں بھرتی چلی جارہی ہے۔

(۲) قلعہ قندھار شریف۔ اِس قلعہ کی قدامت تقریباً (۶) سو سال سے زیادہ ہے اِس کے اطراف مستحکم خندق سنگ بستہ ہے آثار قدیمہ میں داخل ہے۔ موجودہ حالت شکستہ ہے سابقہ امکنہ منہدم ہو چکے ہیں۔ اون میں ایک مکان باقی رہگیا ہے جس میں تحصیل قندھار کا دفتر اور خزانہ ہے۔

(۳) قلعہ کولاس۔ اِس قلعہ کی قدامت تقریباً سات سو سال کی ہے

اس کا طول تقریباً دو میل ہے اور عرض ڈیڑھ میل ہے اِس وقت بحالت موجودہ شکستہ اور غیر آباد ہے درندوں کا مسکن ہے۔

ضلع کی تقسیم۔ (۸) یہ ضلع دو ڈویژن اور چھ تعلقات پر حسب ذیل منقسم ہے۔

نام ڈویژن	تعلقات تحت ڈویژن
الف۔ ڈویژن ناندیڑ مستقر ناندیڑ	(۱) تعلقہ ناندیڑ
	(۲) " حدگاؤں
	(۳) " بلولی
ب۔ ڈویژن دیگلور مستقر دیگلور	(۱) تعلقہ دیگلور
	(۲) " قندہار
	(۳) " مدہول مستقر بھینسہ

حمل و نقل کے وسائل (۹) اس ضلع کے جملہ تعلقات میں حمل و نقل کے وسائل میں کافی سہولت حاصل ہے اور ہر جگہ موٹر بس جاری ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) ناندیڑ تا دیگلور (۵۲) میل۔ یہ سلسلہ بلدہ حیدر آباد تک پہونچا ہے جو (۱۷۲) میل ہے۔

(۲) ناندیڑ تا بلولی (۵۴) میل

(۳) ناندیڑ تا قندہار (۳۱) میل

(۴) ناندیڑ تا مالیگاؤں (۳۷) میل

(۵) ناندیڑ تا حدگاؤں (۴۰) "

نوٹ۔ مالیگاؤں تعلقہ قندہار میں واقع ہے یہاں کی جاترہ مشہور ہے

(۶) ناندیڑ تا ہنگولی ضلع پربھنی (۵۴) میل۔ یہ سلسلہ علاقہ برار تک جاملا ہے

(۷) ناندیڑ تا لاتور ضلع عثمان آباد (۸۶) میل۔

(۸/۱) ریلوے اسٹیشن باسر تا مدہول (۹) میل

لوگ دور دور سے آتے ہیں ہر سال مارگیسر بدا ماس (بہمن یا اسفندار) میں مسلسل چار روز رہتی ہے اونٹ گھوڑے، بیل وغیرہ کی بکثرت خرید و فروخت ہوتی ہے۔

نوٹ۔ ناندیڑ سے راست مدہول تک پختہ سڑک نہیں ہے خام راستہ (۴۴) میل ہے اسلئے ناندیڑ سے مدہول کو باسر اسٹیشن سے جاتے ہیں اور اسٹیشن ناندیڑ سے اسٹیشن باسر (۲) گھنٹہ کا راستہ ہے۔

(۸/۲) ریلوے اسٹیشن باسر تا بھینسہ مستقر تعلقہ مدہول (۱۸) میل

مدہول تا بھینسہ ——— (۹) "

(۸/۳) " " " تا نرمل ضلع عادل آباد ——— (۴۴) "

نوٹ:- الف۔ یہ سب سڑکیں تعمیر شدہ ہیں۔ سررشتہ تعمیرات سے سالانہ نگہداشت و ترمیم ہوتی ہے۔

ب۔ گوداوری لین ریلوے پر یہ ضلع واقع ہے اسلئے اسٹیشن باسر سے نیم گاؤں تک ضلع ہذا سے یہ لین گزرتی ہے۔ تقریباً (۶۷) میل کی مسافت ہے۔

(۲) دستوری و آئینی انتظامات ضلع ناندیڑ

الف ـ نقشہ ذیل سے اس ضلع کی مردم شماری وغیرہ معلوم ہوگی۔

نام تعلقہ	تعداد دیہات و قصبات متعلقہ تعلقہ	مردم شماری تعلقہ [illegible]	مردم شماری مستقر تعلقہ	خالص آمدنی مالگزاری
تعلقہ ناندیڑ	۲۰۶	۱۳۲۱۹۱	مستقر ضلع ۲۷۴۸۲	[illegible]
تعلقہ دیگلور	۱۹۲	۱۳۳۲۰۵	۶۵۵۳	[illegible]
تعلقہ مدہول	۱۹۶	۱۲۰۸۶۵	۶۱۸۵	[illegible]
تعلقہ حدگاؤں	۱۸۹	۱۰۳۹۵۳	۲۸۸۶	[illegible]
تعلقہ بلولی	۱۲۷	۹۰۲۴۴	۲۶۶۸	[illegible]
تعلقہ قندہار شریف	½۱۹۳	۱۴۱۶۲۳	۴۴۵۲	[illegible]
میزان	۱۳۹۰ انکے منجملہ قصبات ۸	۷۲۲۰۸۱		[illegible]

ب۔ نقشہ ذیل سے اِس ضلع کے ہر ایک ڈپارٹمنٹ کے آفیسروں کی تعداد معلوم ہوگی۔

ڈپارٹمنٹ	ہیڈ آفیسر	تعداد عہدہ دارانِ تحت
سررشتہ مال	کلکٹر صاحب ضلع (۱)	ڈویژن آفیسر صاحبین (۲)۔ مددگار صاحب مال (۱)۔ تحصیلدار صاحبین (۶)۔
سررشتہ عدالت	ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و ڈسٹرکٹ جج و رجسٹرار ضلع (۱)	منصف صاحبین تعلقات (۶)۔ سب رجسٹرار صاحبین (۶)۔
پولیس	سپرنٹنڈنٹ ضلع (۱)	مددگار صاحب (۱)۔ کورٹ اِنسپکٹر (۱)۔ سرکل انسپکٹر (۴)۔ ہیڈ کوارٹر انسپکٹر (۱)۔ سب انسپکٹر (۲۸)
خفیہ پولیس	اِنسپکٹر خفیہ پولیس (۱)	
تعمیرات	اِنجنیر صاحب تعمیرات	مددگار صاحب (۱)۔ اورسیر (۳)۔ سب اورسیر (۹)
آبکاری	مہتمم صاحب آبکاری (۱)	اِنسپکٹر صاحبین (۴)۔ سب انسپکٹر صاحبین (۱۸)
لوکلفنڈ	مہتمم صاحب لوکلفنڈ (۱)	میونسپل انسپکٹر (۱)۔ داروغہ صفائی (۴)۔ سنٹری انسپکٹر (۱)۔
آبرسانی	مہتمم صاحب آبرسانی (۱)	انجنیر صاحب آبرسانی وغیرہ
برقی	مہتمم صاحب برقی (۱)	انجنیر و اورسیر وغیرہ
خزانہ	مہتمم صاحب خزانہ (۱)	خزانہ دار صاحب (۱) و محاسب صاحب خرچ (۱) وغیرہ

زراعت	مددگار صاحب زراعت (۱)	
جنگلات	مددگار صاحب جنگلات (۱)	
کروڑگیری	امین صاحب کروڑگیری (۱)	نائب امین صاحب کروڑگیری و عملہ وغیرہ
کاٹن مارکٹ و گرین مارکٹ	مہتمم صاحب کاٹن مارکٹ و گرین مارکٹ (۱)	عدالت ضلع ہذا بمعرفت پیش کار صاحب بیت ... پیش ہوتے ہیں جن کی تعداد حسب ذیل (۹۴) اپیلی ہے۔ درجہ اول (۴۰) درجہ دوم (۴۱) درجہ سوم (۱۳)
انجمن اتحاد باہمی	انسپکٹر صاحب انجمن اتحاد باہمی (۱)	
ٹپہ		مستقر ضلع پر ٹپہ خانہ سرکار انگریزی (۱) - ٹپہ خانجات علاقہ سرکار عالی (۲) - تحت عامل صاحب ٹپہ ان ہر سہ ۳ ٹپہ خانجات مذکورالصدر کے سوائے (۵۰) ٹپہ خانجات علاقہ سرکار عالی اس ضلع کے ہر ایک مستقر تعلقہ پر اور بڑے بڑے قصبات پر قائم ہیں۔
طبابت ڈاکٹر خانجات	سیول سرجن صاحب ضلع	لیڈی ڈاکٹر (۱) - ہلت آفیسر اور اونکے مددگار (۲) سب اسسٹنٹ سرجن (؟) سیڈیکل آفیسر - چیچک برار - (۸)
ڈاکٹر حیوانات		مستقر ضلع (۲) - مستقر تعلقات (۵) - جملہ (۷) نوٹ - مستقر ضلع پر زیر نگرانی ڈاکٹر صاحب حیوانات تخمی اسپ رکھا گیا ہے۔
طبیب یونانی		جملہ (۸) حسب تفصیل ذیل - درجہ اول (۱) - درجہ دوم (۱)

طبیب مسری
تعلیمات

ہیڈ ماسٹر صاحب
مہتمم صاحب تعلیمات

درجہ سوم
(۶)

(۱)
مستقر ضلع ۔ مدرسہ فوقانیہ (میٹرک)
مستقر تعلقات ۔ مدارس وسطانیہ (مڈل)
(۵)

مدارس تحتانیہ جن میں چہارم تک تعلیم دیجاتی ہے اون کی تعداد حسب ذیل ہے ۔

نام تعلقہ	مقام جہاں مدارس قائم ہیں	قسم علاقہ شاہی		علاقہ لوکل فنڈ		امدادی	
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تعلقہ نانڈیڑ	مستقر ضلع	۴	۵	۰	۰	۰	۰
	بڑے بڑے قصبات	۴	۶	۲۵	۲	۱۸	۱
حدگاؤں	مستقر تعلقہ و بڑے بڑے قصبات	۶	۲	۲۸	۰	۱۳	۱
مدہول	״ ״ ״	۶	۴	۱۹	۳	۸	۰
بلولی	״ ״ ״	۸	۲	۱۵	۰	۰	۰
دیگلور	״ ״ ״	۱۴	۶	۳۶	۱	۱۵	۱
قندہار	״ ״ ״	۱۱	۴	۳۰	۲	۱۴	۰

ضلع ہذا میں حسب صراحت صدر (۳۰۹) مدارس قائم ہیں ۔

(۳) خاص مستقر ضلع کے حالات

(۱) ناندیڑ گوداوری ریلوے لین کا اِسٹیشن ہے جو حیدرآباد اورنگ آباد کے سنٹر میں کہا جا سکتا ہے اور حیدرآباد سے ناندیڑ آٹھ گھنٹہ کا ریلوے راستہ ہے

(۲) یہاں کی آب و ہوا خوشگوار و صحت بخش ہے۔ یہاں

(۱) اوسط بارش (۳۰) اِنچ

(۲) اوسط سردی (۸۵) درجہ

(۳) اَوسط گرمی (۹۸) درجہ

اِنتہا (۱۱۲) درجہ

(۳) یہاں کے لوگ خوش اَخلاق اور ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں۔

(۴) ناندیڑ دریائے گوداوری کے کنارہ جانب شمال واقع ہے یہاں دریائے گوداوری کا جھینگہ اور مچھلی مشہور ہے۔ اور

(۵) یہاں کا سیلا مشہور ہے۔

(۶) شطرنجی کی بافت بھی یہاں ہوتی ہے۔

(۷) ناندیڑ روئی کی تجارت میں بہت شہرت رکھتا ہے بہ نسبت اور مقامات کے یہاں کی روئی بہت اچھی ہوتی ہے اس کی خرید و فروخت تقریباً آٹھ ماہ ہوتی ہے۔

(۸) غلہ کی منڈی بھی کھلی ہوئی ہے جس میں اشیاء روغن دار بھی شریک ہیں

(۹) بلحاظ حالاتِ موسم۔ سال تمام تجارت رہتی ہے اور یہ ایک بڑا تجارت گاہ ہے یہاں کاٹن مارکٹ و گرین مارکٹ تحت قانون مارکٹ قائم ہے

کارخانہ جات

(۱۰) مستقر ضلع ہذا پر حسب ذیل کارخانہ جات قائم ہیں۔

(۱) عثمان شاہی ملز (۱)

(۲) جیننگ و پریسنگ فیاکٹری مشترکہ (۱۴)

(۳) جیننگ فیاکٹری (۲۷)

(۴) کارخانہ آئل انجن فلور ملز وغیرہ (۵۸)

الکٹرک

نوٹ۔ الکٹرک پاور ہاؤس یہاں منجانب سرکار ہنوز قائم نہیں ہوا ہے بلکہ تا قیام اس کے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ عثمان شاہی ملز ناندیڑ سے پنج سالہ معاہدہ کے ساتھ الکٹرک کا کنکشن اس طرح لیا گیا ہے کہ جو آمدنی ہو اوسکا نصف حصہ ملز کو دیا جائیگا۔ چنانچہ اسی انتظام کے تحت تمام شہر ناندیڑ میں الکٹرک لائٹ جاری ہے۔

آبادی

(۱۱) مستقر ضلع ہذا کی خانہ شماری سنہ ۱۳۴۰ف (۴۸۶۸) مردم شماری سنہ ۱۳۴۰ف (۲۷۴۸۲) ہے۔

یہاں مسلمان۔ عرب۔ افغان۔ پٹھان۔ میمن وغیرہ۔ اور ہندو برہمن۔ لنگایت۔ بنجارہ۔ مارواڑی۔ سکھ۔ مرہٹہ۔ وانی۔ کومٹی۔ سنار۔ لوہار۔ بڑھائی کسار۔ گولی۔ بھوئی۔ بینڈر۔ دھیڑ۔ چمہار۔ بستے ہیں یہاں عیسائی گرجا ہے عیسائی اور پارسی بھی رہتے ہیں۔

معابد و مساجد

(۱۲) اس مستقر ضلع کے مشہور معابد و مساجد حسب ذیل ہیں

(۱) سکھوں کا ایک بڑا مندر ہے جہاں گرو گوبند نانک کی سمادھ ہے جو گردواڑہ کے نام سے مشہور ہے۔ پنجاب سے بکثرت زائرین آتے ہیں۔ سرکار عالی سے اس گردواڑہ کے لئے (۳۵ ۔۔۔) ہزار سالانہ محاصل کے مواضعات جاگیر۔ بحال و برقرار ہیں۔ جس کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی کے

زیر نگرانی ایک مہتمم ماہوار یاب (۳۰ نما) سو مقرر ہے۔ زائرین کے رہنے سہنے اور آرام و آسائش کا بہترین انتظام ہے۔ زائرین جتنے روز یہاں رہیں یکماہ تک مفت کھانا کھلایا جاتا ہے۔ روز آنہ مقررہ پر سادیہ دیا جاتا ہے کہ گھڑے بھر پانی میں مغزیات وغیرہ کے ساتھ ٦ ماشہ بھنگ پیسکر ملائی جاتی ہے اور دوپہر کے وقت حاضرین وقت کو پلائی جاتی ہے۔

(۲) شہر ناندیڑ کے جانب جنوب دریائے گوداوری جو بہہ رہی ہے اوس کے چار گھاٹ مشہور ہیں۔ ناو گھاٹ۔ بالا گھاٹ۔ نگینہ گھاٹ۔ رام گھاٹ کے قریب گنپتی گھاٹ اِس گنپتی گھاٹ پر ایک دیول واقع ہے جسکی اِمداد عام طور پر زراعت پیشہ دیہاتی لوگ دیسکھ وغیرہ کرتے ہیں۔ یہاں روز آنہ ایک وقت ۱۲ بجے سے ایک بجے تک بلا خصوصیت مذہب غرباء کو مفت کھانا کھلایا جاتا ہے اور کھانے میں چانول اور جوار کی روٹی اور دال دیجاتی ہے۔

(۳) قدیم مساجد حسب ذیل ہیں۔

الف۔ ملک عنبر کی تعمیر کردہ مسجد جو مسجد دربار کے نام سے مشہور ہے۔ یہیں سے عیدین کی نماز کا جلوس نکلکر عیدگاہ کو جاتا ہے۔

ب۔ شاہان قطب شاہیہ کی تعمیر کردہ مسجد جو جامع مسجد کے نام سے مشہور ہے۔

(۴) حیدرآباد سے براہ سڑک ناندیڑ میں داخل ہونے کے لئے دریائے گوداوری پر ایک پل سنہ ۱۳۳۸ف میں آٹھ لاکھ روپیہ کے صرفہ سے تعمیر پایا ہے اس کے قریب مسلمانوں کی عیدگاہ سنہ ۱۳۴۰ف میں تعمیر ہوئی ہے جو ناندیڑ کی بستی سے (۳) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

افتتاح ڈاکٹر خانہ | (۵) بستی کے اندر پبلک کے آرام و آسائش کے لئے

ایک نہایت خوشنما ڈاکٹرخانہ تعمیر پایا ہے جس کا اِفتتاح خاص ذات شاہانہ حضرت اقدس و اعلیٰ مدظلہ العالی نے ہنفت افزائی نانڈیڑ ہو کر اپنے دست مبارک سے بتاریخ ۲۴ ر اردی بہشت ۱۳۴۲ف فرمایا ہے۔

یادگار چہل سالہ جوبلی مبارک

(۱۴) حضرت اقدس و اعلیٰ مدظلہ العالی کی چہل سالہ جوبلی مبارک کی یادگار میں حسب ذیل دو امور تکمیل پائے ہیں۔

آب رسانی

(۱) ایک تو یہ کہ (......) کے صرفہ سے ۱۳۴۵ف شہر میں نل اندازی کے ذریعہ پانی اِس طرح پہونچایا گیا ہے کہ دریائے گوداوری کے اندر ... باولیاں کھودی جاکر اور سمنٹ کے بڑے بڑے رنگ نصب کئے جاکر اُوپر کا گندلا پانی اون باولیوں کے اندر داخل نہ ہونے کے لئے وہ باولیاں (فلٹر بڑس) یعنی موہنہ بند کر دیگئیں ہیں جو نظر نہیں آسکتی ہیں۔ صرف دریا کنارہ کا واٹر ورکس ٹاور نظر آتا ہے۔ جہاں سے الکٹرک کے ذریعہ اون باولیوں کے اندر ہی اندر سے پانی کھینچکر وہاں سے دو میل کے فاصلہ پر قلعہ نانڈیڑ میں آکر جدید بلڈنگ فلٹر ہوز میں جہاں پانی فلٹر کیا جانے کے چار بیلر رکھے گئے ہیں اون میں پانی خوب پاک وصاف ہو جانے کے بعد مخزن آب جس میں ایک لاکھ پچاس ہزار گیالن پانی جمع ہو سکتا ہے۔ آکر اوس مخزنِ آب سے ذریعہ نل اندازی تمام بستی میں پانی تقسیم پاتا ہے اور فلٹر ہوز کے یہ تمام مشین ایسے ایجادات جدید سے ہیں کہ تمام ہندوستان میں اِس فلٹر ہوز کا نمبر شاید دوسرا ہے۔

اِس کا اِفتتاح حضرت والاشان ولی عہد نواب اعظم جاہ بہادر دام اقبالہٗ نے خاص اپنے دست مبارک سے بتاریخ یکم اسفندار ۱۳۴۶ف فرمایا ہے۔

نوٹ ۔ اِس قلعہ ناندیڑ میں فلٹر ہوز اور مخزنِ آب قائم ہو کر اہل آب رسانی کے کوارٹر یہیں قرار پانے کی وجہ سررشتہ آب رسانی کی خاص توجہ اور سلیقہ سے یہ مقام ویران ایک گلزار اور پبلک گارڈن بن گیا ہے۔ صبح سے شام تک خصوصاً چار پانچ بجے شام سے اہل بستی کا ایک ہجوم رہتا ہے۔ باغ و بہار اور دریا کی سیر کا یہاں عجیب دلکش و دلفریب منظر ہے۔

(۲) جشن سیمین مبارک کی دوسری یادگار یہ ہے کہ مستقر ضلع ہذا پر کلب کے قریب ۱۳۴۶ف میں نہایت سلیقہ کے ساتھ ایک خوشنما ٹاون ہال تعمیر پایا ہے۔

مسافر خانہ جات

(۳) مستقر ضلع ہذا پر اسٹیشن سے بالکل قریب منجانب سررشتہ لوکلفنڈ دو مسافر خانہ جات ذیل قائم ہیں۔

(۱) مسافر خانہ پختہ درجہ اول اُس کے پانچ کمرے ہیں جہاں الکٹرک لائٹ اور خائن کا کافی انتظام ہے پانی کا نل موجود ہے۔ ہر طرح آرام حاصل ہے۔ زنانہ بھی ٹھہر سکتا ہے۔

الف ۔ اُن میں ۳ کمرہ جات فی دو روپیہ روز آنہ ۔ اور

ب ۔ دو کمرے فی یکروپیہ روز آنہ کرایہ مقرر ہے۔

(۲) مسافر خانہ درجہ دوم ۔ ٹین پوش فی یوم آٹھ آنہ کرایہ لیا جاتا ہے۔

(۳) تعمیرات کا انسپکشن بنگلہ اوسرنی ۔ بستی سے (۴) میل کے فاصلہ پر ندی پار بنا ہوا ہے ۔ اُس کے چھوٹے چھوٹے دو کمرے ہیں۔ بلند و بالا مقام ہے چونکہ یہ بنگلہ ایک ٹیکٹ پتھریلی زمین پر بنا ہوا ہے۔ اس لئے اس کے نزدیک کوئی درخت نہیں۔ ہوادار مقام ہے البتہ پانی اور سودا دور سے لانا پڑتا ہے اِن دونوں کمروں کا کرایہ بھی فی کمرہ

دو روپیہ یومیہ لیا جاتا ہے۔ بہت کم لوگ یہاں ٹہرتے ہیں۔ الکٹرک وغیرہ کی سہولت یہاں نہیں ہے۔

نوٹ ۔ دریائے گوداوری کے جس پل پر سے داخل نانڈیڑ ہونیکا راستہ ۳۸ ۱۳۳ف سے قائم ہوا ہے۔ اوس کے پہلے اِسی موضع اوسرنی کی طرف سے داخل نانڈیڑ ہونیکا قدیم راستہ تھا اوس کو ناؤ گھاٹ کہتے ہیں اوسی قدیم راستہ کی مناسبت سے دریا کے اس کنارہ تعمیرات کا یہ اِنسپکشن بنگلہ موضع اوسرنی پر بنا ہوا ہے اور دریا کے دوسرے کنارہ نانڈیڑ کا قدیم قلعہ کھڑا ہوا ہے۔ یہ راستہ اب بھی بالکل بند نہیں ہوا ہے بلکہ اُس طرف کے مواضعات کے لوگ اسی راستہ سے گزرتے ہیں اور دریا بھر پور رہے وقت ناؤ بھی چلتی ہے۔

(۴) اِسٹیشن کے حدود ریلوے میں بھی منجانب ریلوے کمپنی ایک اِنسپکشن بنگلہ موجود ہے روز آنہ پانچ روپیہ کلدار کرایہ لیا جاتا ہے الکٹرک وغیرہ کی سہولت یہاں حاصل نہیں ہے سرکار عالی کے دو ہزار یا اوس سے زیادہ ماہوار یاب کے لئے (۳۶) گھنٹہ پہلے اِجازت چاہی جائے تو یہ بنگلہ بھی ملسکتا ہے۔

نوٹ ۔ مستقر ضلع کے جس قدر ترقی پذیر واقعات اُوپر ظاہر کئے گئے ہیں یہ سب دورِ عثمانی حضرت اقدس و اعلیٰ اعلیحضرت قدر قدرت ہز اگزالٹیڈ نواب میر عثمان علیخاں بہادر سلطان العلوم آصف جاہ سابع دام اقبالہٗ خلد اللہ ملکہٗ و عظمتہٗ کے برکات ہیں۔

خدائے پاک اِس سایۂ بلند پایۂ کو رعایا کے سروں پر تا دیرگاہ قائم و برقرار رکھے۔ (این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد)

حصّہ اوّل

مئی نوشی

باب اوّل

یہ ایک تاریخی اور سچّا افسانہ ہے جو مستقر ناندیڑ پر گذرا ہے اور مستند مواد کے ساتھ بحوالہ نمبر مقدمات عدالت پیش کیا جاتا ہے۔

آغاز قصّہ

ہمارا یہ افسانہ ۱۳۴۷ف کے (۳۲) سال پہلے سے اِس طرح آغاز ہوا ہے کہ ہمارا ہیرو عمر بن سالم نامی۔ مستقر ضلع ناندیڑ پر ایک ایسے گھرانہ میں پیدا ہوا ہے جو مرفع الحال نہیں تو کسیکا محتاج دستگیری بھی نہیں۔ بلکہ اِس کا پدر سالمین بن حیضرہ نامی ایک دکھنی عرب ملازم سرکار رہا ہوا ریاب (عـ۱۲/ـلـہ) روپیہ تھا سسرال سے ایک کھیت اور ایک مکان اُس کو ملا تھا آخری عمر میں سرکاری ملازمت چھوڑ کر کافی فروش ہو گیا تھا۔ نیک رویہ

اور شریف آدمی تھا کسیکا مقروض نہ تھا۔ پابند صوم وصلواۃ تھا۔ اور کسی قسم کی بھی کوئی نشہ اُس سے کوسوں دور تھی عمر کے پدر کو عمر کے بعد اور بھی دو فرزند پیدا ہوئے جن میں ایک تو باپ کی زندگی میں مرگیا اور دوسرا اب بھی زندہ موجود ہے عمر کا بچپن باپ کے زیر سایہ اچھا گزرا۔ مدرسہ عید روسیہ ناندیڑ میں اس نے کچھ کچھ تعلیم بھی پائی جس سے قدرے اُردو نوشت وخواند سے بھی واقف ہے۔

نام خدا جب سنِ شعور کو پہونچا تو باپ کے قدم بقدم اُس کو بھی نشہ سے نفرت ہی رہی۔ آدمی منکسر المزاج اور ہر کسیکی اِطاعت اس کا شیوہ رہا۔ اوائل عمر (۲۰ - ۲۲) سال تک پیشۂ ملازمت خانگی ساہوکاروں کے پاس اختیار کرکے (۱۰؎ - ۱۲؎) روپیہ ماہانہ پیدا کرلیتا اور نیک رویہ گی کے ساتھ گزربسر کرتا تھا جس کی تصدیق اکثروں نے کی ہے۔

بابُ دُوّم

سَاہو کی ملاَزمتْ

موسم گرما خورداد کا مہینا ہے۔ صحرائے مرہٹواڑی ناندیڑ میں جدھر دیکھو سبزہ کوسوں دکھائی نہیں دے رہا ہے سیاہ زمین کا چٹیل میدان نظر آرہا ہے البتہ کہیں کہیں بڑے بڑے وہ درخت جو بغیر پانی کے بھی موسم گرما کا مقابلہ کرسکتے ہیں بعض بعض جگہہ جھوستے کھڑے ہیں۔ عین دوپہر کا وقت ہے۔ تیز دھوپ اور گرم گرم ہوا کے جھونکے اور لو کی لپیٹ پر لپیٹ چلی آرہی ہے۔ اور کبھی کبھی

ہلکی ہلکی آندھیوں سے سیاہ مٹی کی گرد وغبار کا بگولہ آسمان کی طرف سر اوٹھایا ہوا چکر لگاتا نظر آرہا ہے۔

ایک ماہی گیر۔ برہنہ پا۔ برہنہ جسم۔ صرف ایک لنگی کی تہبند بندھے ہوئے ور دوسری لنگی کا شملہ سر پر لپٹے ہوئے۔ اور بغل میں مچھلی پکڑنیکی جال دبائے ہوئے اپنے گاؤں سے دریائے گوداوری کو شکار ماہی کے لئے جاتے باتے اثناء راہ آندھیوں سے تنگ آکر۔ دہوپ سے تھوڑی دیر کے لئے بچنے اور چٹّا پینے کے لئے ایک درخت نیم کے سایہ میں آکر ایک پتھر پر بیٹھ گیا۔ ور اپنے کمر سے پلاس کا پتہ اور تمباکو کی تھیلی نکالکر اپنے ہاتھوں چٹا تیار کیا اور س میں تمباکو بھر کر اور چقماق جھاڑ کر چٹے کے دو کش بھی کھینچنے نہ پائے تھے لہ ایک آندھی ایسی چلی کہ ہاتھ کا چٹا رفو چکر ہوگیا اور سامنے کیا دیکھتا ہے کہ اِس جلتی دہوپ میں ایک شخص معمر (۲۰ - ۲۲) سالہ گندمی رنگ۔ وسط جسم۔ بلند بینی۔ کشادہ پیشانی۔ بیش چشم۔ غیر پیوستہ ابرو (۵ فٹ انچ قد) عربی لنگ کا تہبند باندھے اور سیاہ پٹہ دار قمیص پہنے بائیں ہاتھ یں اپنی جوتیاں اُوٹھائے ہوئے اور سیدھے ہاتھ سے اپنے سر کے شملہ کو سنبھالتے ہوئے اور ایک آندھی کی لپیٹ میں آئے ہوئے افتان خیزاں اُسی درخت تلے پہونچا۔

ماہی گیر۔ آہا بھائی عمر۔ کیا تم ہو۔

آئیندہ الاشخص۔ عمر۔ ہاں بھائی موہن میں ہوں۔

موہن۔ اِن آندھیوں میں کدہر نکلے۔

عمر۔ کیا کہوں۔ نوکری بیچارگی۔ کے مصداق۔ نہ نکلتا تو کیا کرتا۔

موہن۔ ایسی گردن پر کیا چھری رکھی تھی۔

عمر۔ اَجی۔ چُھری سے بھی زیادہ تیز۔ وہ یہ کہ جس ساہو کا ملازم ہون اوس کے حکم پر ایک آسامی پر اَدائی قرضہ کے تقاضہ کے لئے ایک موضع کو گیا تھا۔ واپس ہو رہا تھا کہ آندھیوں نے میرا ناک میں دَم کر دیا۔

موہن۔ پھر تم کچھ کمائی بھی لیکر آئے ہو یا خالی ہاتھ آئے ہو۔

عمر۔ کمائی کیا خاک لاؤنگا۔ اُولٹے ساہو کو کیا جواب دون۔ اِسی سُوچ میں ہون۔

موہن۔ کس بات کا جواب۔

عمر۔ اَجی۔ حکم تو مجھے یہ تھا کہ آسامی کو چھوڑو نہیں پکڑ کر لاؤ۔

موہن۔ کس لئے۔

عمر۔ اِسی لئے کہ اوس آسامی کو حبس بیجا میں رکھکر جبراً سُود دَر سود کی دستاویز لکھوا لیکر تجدید معاہدہ کرلیں۔ جیسا کہ کم و بیش اکثر ساہونکا یہی طریق ہے۔ اور اِسی لئے ہم لوگوں کو نوکر رکھتے ہیں۔

موہن۔ پھر تو یار۔ تمہاری خوب بن آئی ہوگی۔ کیونکہ تقاضہ کے لئے تم جتنے روز آسامی کے سر پر سوار رہے اُوتنے روز حسب تحریر ساہو روزآنہ معقول بھتہ اَدا کرنا آسامی کا عین فرض ہونے کے سوائے بغیر ہاتھ گرم ہوئے تمہارے ہاتھوں کوئی آسامی سستے داموں کیسے چھوٹ سکتی تھی جو تم نے اوس کو چھوڑا اور خالی ہاتھ واپس آئے۔

عمر۔ (ٹھنڈی سانس کھینچکر) ہاں بھائی۔ سچ کہتے ہو۔ اِس فطرت کے لوگ ساہونکی نوکری میں جیسا کہ تم نے کہا ہے۔ اوسی طرح خوب کما لیتے ہیں اور میں اپنی فطرت سے مجبور رہون۔

موہن۔ فطرتِ اِنسانی کا تقاضہ تو یہی ہے کہ کسی صورت روپیہ پیدا کرے

اِس کے خلاف فطرتی مجبوری کی بھی آپنے خوب کہی۔

عمر۔ مقروض آسامیوں کے پاس اگر روپیہ ہو تو وقت پر کام آنیوالے ساہوکار کی طرف سے تقاضہ کی نوبت ہی کیوں آنے پائے۔ بلکہ جو آسامی بے زور و زر۔ قلاش و مفلس ہو اوسی پر تقاضہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور اون غریب مفلوک الحال آسامیوں کی منت و زاری و بے بسی دیکھی نہیں جا سکتی اور اون کو جبراً کھینچ کر ساہوں کے پاس لے جانے سے دل کانپ جاتا ہے۔

موہن۔ اجی۔ سبھی ساہوںکے پاس یہی دستور جاری ہے ایک آپ ہی کو میں نے لرزتے دیکھا ہے۔

عمر۔ لرزتا اِس وجہ سے ہوں کہ اِس میں سیٹھ ساہوکار کا کیا بگڑے وہ تو الگ تھلگ ہی رہے اور ہم جبر کرینے والے پولیس کی گرفت میں آجائیں تو پھر خیر نہیں یہی خیال میری راتوں کی نیندیں اوچاٹ کر دیتا ہے اور ڈراونے خواب ایسے نظر آتے ہیں کہ مجھے پولیس نے گرفتار کر کے چالان عدالت کیا اور عدالت سے مجھے سزائے قید سنائی گئی اور مجھکو جیل میں پابہ زنجیر پہونچا دیا گیا[1]۔

موہن۔ اگر ایسا ہوتا تو آئے دن سبھی ساہوں کے ملازمین داخل جیل نظر آتے۔

عمر۔ کیوں نہیں لیکن یہ کہو کہ آسامیاں خود ساہوں سے اِس قدر مرعوب رہتے ہیں کہ ہمارے جبر و تشدد کے باوجود وہ اِتنی بھی ہمت نہیں کرتے کہ کسی سے فریاد ہوں بلکہ ہم قصاب کی طرح اون پر سختی کریں تو

---

[1] اِس کی تمثیل اِسی باب دوم کے آخر میں بتائی گئی ہے۔

وہ بکریوں کی طرح خاموشی کے ساتھ ہمارے ہمراہ ہو رہتے ہیں۔ لیکن اِس طرح جبراً لیجاتے ہوئے میرا ضمیر مجھے اِس قدر لعن طعن کرتا ہے کہ میرے آنسو گر جاتے ہیں۔

موہن۔ کیا اِسی سبب تم نے اپنے آسامی کو چھوڑ دیا ہے۔

عمر۔ ہاں یہی بات تھی جس کے سبب آسامی کے رُونے پیٹنے پر محض آئندہ حاضر ہو جانے کا اوس سے وعدہ لے لیکر اوس کو میں نے چھوڑ دیا ہے۔

موہن۔ کیا اِس سے پہلے بھی ایسا عمل کر چکے ہو۔

عمر۔ ہاں ایسا عمل بہت دفعہ کر چکا ہوں چنانچہ دوسرے ساہو کی نوکری میں بھی ایسا ہی عمل کرتے رہنے سے برطرف ہو چکا ہوں۔

موہن۔ (ہنسکر) بس بس تم ساہوں کی نوکری کر چکے۔ جب تمہارا ضمیر تم کو اِس نوکری کا اہل نہیں بنا رہا ہے تو پھر ایسی ملازمت کرتے ہی کیوں ہو۔

عمر۔ بھائی۔ کیا کروں۔ مجبور ہوں۔ گزربسر کے لئے نوکری نہ کروں تو کیا کروں

موہن۔ اجی۔ ہم کو دیکھو۔ ہم کسی کے نوکر نہ چاکر۔ اور تمہاری طرح ہم کو کسی کا دل دکھانے کی نوبت ہی نہ آنے پائے۔ نانڈیڑ کی دریائے گوداوری کا جھنگہ اور مچھلی جس کو عام شہرت حاصل ہے محض اوسی پر ہمارے ساتھ والے اکثر و بیشتر بھویوں کا یہی کام ہے کہ دریا پر گئے اور سبھی نے ملکر مشترکہ طور پر جال بچھائی قسمت سے جو کچھ ملگیا اوسکی باہمی تقسیم مساوی طور پر کر لی اور اپنے حصہ کی مچھلی اور جھنگہ جو کچھ ملجائے اوسیوقت بازار لیجاکر نقد سودا کر لیا اور ربعلوں لعل ہو گئے۔

عمر۔ کیا برس کے بارہ مہینے تمہارا یہی کام چلتا ہے۔

موہن۔ نہیں برس کے بارہ مہینے نہیں بلکہ موسم گرما کے محض چار ماہ محنت

اُٹھا کر آٹھ ماہ آرام وچین سے ہم اس وجہ سے گزارتے ہیں کہ اس چار ماہ میں ہم لوگ اتنا پیدا کر لیتے ہیں کہ تم یکسال نوکری میں جھیک جھیک کے بھی اتنا پیدا نہیں کر سکتے۔

م۔ وہ کس طرح۔

ہن۔ اِس طرح کہ تم نے سال بھر میں ماہانہ (مـ١ـہ) روپیہ کے حساب سے (ما عـ۱۲۰ـہ) پیدا کیا اور ہم نے یک یک ماہ میں اُسیقدر پیدا کر لیا چونکہ ہم کو روزآنہ تین ۳ تین ۳۔ چار ۴ چار ۴ روپیہ بھی ملجاتے ہیں اور خوبی یہ ہے کہ اس دہندہ میں خرچ کچھ بھی نہیں جو کچھ ہے وہ محض ذاتی محنت ہی محنت ہے۔

م۔ کیا یہ واقعہ حقیقتاً صحیح ہے۔

ہن۔ اِس میں شک کس بات کا ہے۔ مجھے دیکھو کہ میں کسیکا نوکر نہ چاکر (اپنی جال تیار کر) محض اسی دہندہ میں اپنے بال بچوں کی پرورش کر رہا ہوں یا نہیں۔

م۔ جب دوسروں کی شرکت ہے تو پھر یہ جال کیوں ہمراہ ہے۔

ہن۔ یہ جال اِس لئے ہمراہ ہے کہ ہر شخص کی ایک ایک جال جوڑ کر بڑی بڑی جال بنالینے کے بعد پانی میں ڈالی جاتی ہے۔ تاکہ چوطرف وہ جال پھیل کر مچھلی کو نکلنے کا راستہ نہ ملسکے۔

م۔ اگر کسی حصہ دار کے پاس جال نہ ہو۔

ہن۔ اگر کسی کے پاس جال نہ ہو تو وہ حصہ دار بن نہیں سکتا۔

م۔ جال کیا خریدی ملسکتی ہے۔

ہن۔ ہر ایک بھوئی اپنے اپنے حصہ کی جال بوندہ لیکر یک یک سال میں تیار کر لیتا ہے۔ اور وہ جال یک سال تک کام دیسکتی ہے۔ اور

یوں بھی کوئی خریدنا چاہے تو (۲۰ یا ۲۵) تک ملسکتی ہے۔

عمر۔ کیا تم بھویوں کے سوائے کوئی دوسری قوم والا بھی اِس کام میں شریک حصہ ہو سکتا ہے۔

موہن۔ کیوں نہیں۔ ہم میں کسی قسم کی کوئی جدائی نہیں ہے جو شخص چاہے خوشی سے ہمارا حصہ دار و شریک کار ہو سکتا ہے۔

عمر۔ کیا تم مجھے بھی اپنا حصہ دار و شریک کار بنا سکو گے۔

موہن۔ خوشی سے۔

عمر۔ بھائی موہن۔ اس ملازمت سے میں بہت بیزار ہو گیا ہوں۔ اگر تم مجھے اپنا حصہ دار و شریک کار بنادو تو بڑا احسان ہوگا۔

موہن۔ ضرور۔ ضرور۔ خوشی سے۔ مگر ایک جال خرید لو۔

عمر۔ آپ ہی کسی سے سستے داموں کوئی جال ملجائے تو دلادیں میں اپنی تنخواہ جمع کر کے جال خرید لینے پر آمادہ ہوں۔

موہن۔ تم اطمینان رکھو۔ اور روپیہ جمع کر کے لاؤ میں ضرور کوئی نہ کوئی جال سستے داموں تم کو دلادونگا اور حصہ دار و شریک کار بھی بنوا دوں گا۔

عمر۔ شکریہ۔

تمثیل

ساہوں کی آسامیوں پر جبر و سختی

اِس باب دوم میں عمر نے ساہوں کے ملازمین کا آسامیوں پر جبر و سختی

کرنے کی جو شکایت کی ہے اوسکی ایک تمثیل یہ ہے کہ

خاص مستقر تعلقہ قندہار ضلع ہذا کے ایک ذی اثر ساہوکار پارچہ فروش تلسی رام ملزم اول۔ اور اُس ساہو مذکور کے ملازم خانگی عالم خاں ملزم دوم نے مستغیث ایک جوان سررشتۂ آبکاری کو حبس بیجا میں رکھکر قرضہ سابقہ کی بابتہ ایک دستاویز لکھوائی تھی اس کی ابتدائی تحقیقات منصفی قندہار نے کی اور قبل ترتیب فرد جرم ساہو مذکور کی خواہش کے موجب منصفی دیگلور میں مقدمہ منتقل ہونے کے بعد منصفی آخر الذکر سے بعد تحقیقات بجرم حبس بیجا دفعہ ۲۸۷ تعزیرات۔

(۱) ملزم اول ساہو مذکور کو ایکیوم قید اور (۵۰۰) روپیہ جرمانہ اور (۲) ملزم اول ساہو مذکور کے ملازم کو ایکیوم قید اور (۵۰) روپیہ جرمانہ۔	بصورت عدم ادائی جرمانہ یک یک ماہ قید مزید کی سزاء ہوئی۔

اِس کا اپیل نمبری ۹۵/۹ ۱۳۴۷ ف تلسی رام بنام سرکار عالی عدالت ضلع ہذا میں میرے اِجلاس پر پیش ہوا جس میں مَیں نے بتاریخ ۲۷/آبان ۱۳۴۷ ف حسب ذیل تجویز کی ہے۔

فیصلہ عدالت ضلع ناندیڑ

کہا جاتا ہے کہ ملزم اول ساہوکار پارچہ فروش کا مستغیث بابتہ خریدی پارچہ گیارہ روپیہ یا گیارہ روپیہ آٹھ آنہ کا مقروض تھا جس قرضہ کے وصول کرنے کے لئے ملزم اول نے مستغیث کو پکڑوا بلوا کر اوس سے جبراً ۱۲/۸ روپیہ کی دستاویز لکھوا لیکر اپنے ملازم خانگی ملزم دوم کے ذریعہ مستغیث کو

معہ دستاویز سب اِنسپکٹر صاحب آبکاری کے پاس اِس تصدیق کے لئے بھیجا کہ اُس کی ادائی میں ماہانہ (۳ ے) روپیہ مستغیث کی تنخواہ سے دیئے جائینگے لیکن سب اِنسپکٹر صاحب آبکاری نے اِس تصدیق سے اِنکار کر کے دستاویز مذکور اپنے پاس رکھ لی۔ اور مستغیث کو حراست سے رہا کر دینے کے لئے کہا تو ملزم دوم نے مانا نہیں بلکہ مستغیث کو اپنے ہمراہ اپنے مالک (ملزم اول) کے پاس واپس لے گیا اِس پر انسپکٹر صاحب آبکاری نے پولیس کو اس کی اِطلاع دی جس پر پولیس نے بدوکان ملزم اول پہونچکر بہ ضبط پہنچنا مہ مستغیث کو رہائی دلوائی۔ بتائیداِس کے منجانب پولیس حسب ذیل (۸) گواہ پیش ہوئے ہیں۔

(۱) گواہ اوّل مستغیث۔

(۲) گواہ سوم۔ ایک دوکاندار ہے جس کی دوکان ملزم اول کی دوکان کے قریب ہے۔ اس کا بیان ہے کہ بروز واقعہ ملزم اول تلسی رام۔ اور اوس کا ملازم عالم خاں ملزم دوم۔ اور ایک دوسرے ملازم نے ملکر مستغیث کو کسی لین دین میں صبح ساڑھے آٹھ بجے سے بدوکان ملزم اول لاکر ٹھہائے رکھا۔ اور ملزم اول نے مغلظ گفتار کے ساتھ یہ بھی کہا کہ ہمارا پیسہ دیکر جا۔ اور اوس کے باپ دادا کو بھی نوازتا رہا۔ ۲۔ ۳ بجے کے قریب اِس گواہ کی دوکان پر مسعود احمد خاں صاحب وکیل گواہ نمبر (۷) پہونچکر بیٹھے تو اُن کو دیکھکر ملزم اول نے ملزم دوم سے کہا کہ وکیل صاحب سے دستاویز لکھوالو۔ اِس پر ملزم دوم نے مستغیث کو اس گواہ کی دوکان پر لایا اور وکیل صاحب گواہ نمبر (۷) سے دستاویز لکھوالیکر مستغیث کو معہ دستاویز واپس لے جاتے پر ملزم اول نے کہا کہ داروغہ صاحب آبکاری کے

پاس لیجاکر اس دستاویز پر لکھا کر لاؤ اس پر ملزم دوم نے مستغیث کو ہمراہ لیکر چلا گیا اور آدھا گھنٹہ کے بعد ملزم دوم اور مستغیث دونوں واپس آنے کے بعد ملزم اول نے ملزم دوم کو اور اپنے گماشتہ (پرلاد) کو یہ کہکر اپنی دوکان سے چلا گیا کہ پیسہ لئے بغیر اور قرضہ کا تصفیہ کئے بغیر مستغیث کو نہ چھوڑ و اسکتے آدھے گھنٹہ کے بعد منتظم صاحب پولیس نے آکر بضبط پنچنامہ مستغیث کو رہائی دلوائی۔

(۳) گواہ نمبر (۷) وہی وکیل مسعود احمد خاں صاحب کاتب دستاویز ہیں جنکا بیان ہے کہ گواہ سوم کی دوکان پر جاکر جب یہ بیٹھے تو عالم خاں ملزم دوم نے مستغیث کو اُن کے پاس لاکر کہا کہ دستاویز لکھدو تو انہوں نے مستغیث سے پوچھکر (عـــ۱۲ـــہ) روپیہ کی دستاویز لکھ کر مستغیث کے حوالہ کی اور مستغیث نے عالم خاں ملزم دوم کے حوالہ کیا۔ اس کے بعد ملزم دوم نے مستغیث کو اور اوس دستاویز کو لیکر تلسی رام ملزم اول کے پاس گیا اور ملزم اول نے ملزم دوم سے کہا کہ جب تک اِس کی تصدیق داروغہ صاحب آبکاری سے نہ ہوجاے مستغیث کو نہ چھوڑو اِس پر ملزم دوم نے مستغیث کو ہمراہ لیکر دوکان ملزم اول سے چلا گیا اِس قدر دیکھنے کے بعد یہ گواہ اپنے گھر چلا گیا۔

نوٹ۔ کاتب دستاویز کے بیان کردہ واقعات مذکور الصدر کے پہلے کا واقعہ۔

(۴) گواہ نمبر (۸) ایک جوان آبکاری مسمی علی نے یہ بیان کیا کہ بروز واقعہ مستغیث کی تلاش میں راستہ سے گزرتے ہوئے جب اس گواہ نے مستغیث کو بدوکان ملزم اول بیٹھے ہوئے دیکھا تو اُس نے

مستغیث سے کہا کہ صاحب خفا ہو رہے ہیں اور تم کو بلا رہے ہیں اِس پر تلسی رام ملزم اول نے کہا کہ باپ کی رقم لیکر بیٹھا ہے نہ تو رقم دیتا ہے اور نہ کاغذ لکھدیتا ہے اِس کے بعد عالم خاں ملزم دوم کو حکم دیا کہ مستغیث کو بیٹھا رکھو۔ یہ دیکھکر اِس گواہ نے جاکر سب انسپکٹر صاحب آبکاری کو اِس کی اِطلاع دی وغیرہ۔

(۵) گواہ چہارم۔ وہی سب اِنسپکٹر صاحب آبکاری ہیں جن کی اِطلاع دہی پر پولیس نے بہ کارروائی ضابطہ مستغیث کو رہائی دلوائی ہے۔

(۶) گواہ ششم۔ عبدالرحمٰن صاحب ڈاکٹر حیوانات ہیں اِن کا بیان ہے کہ سب انسپکٹر صاحب آبکاری گواہ نمبر(۴) کے گھر یہ گواہ بیٹھا ہوا تھا اِس اثناء میں علی جوان آبکاری گواہ نمبر(۸) نے آکر یہ خبر پہنچائی کہ مستغیث کو ملزم اول صبح سے اپنے قرضہ کے لئے بٹھائے رکھا ہے چھوڑ نہیں رہا ہے۔ اِس پر انسپکٹر صاحب آبکاری نے کہا کہ کیا ظلم ہے سرکاری آدمی کو اِس طرح بٹھائے رکھا ہے اور ڈیوٹی پر جانے سے باز رکھا ہے اِس کے بعد عالم خاں ملزم دوم نے مستغیث کو ہمراہ لایا۔ اور سب اِنسپکٹر صاحب آبکاری کو دستاویز دیکر کہا کہ ملزم اول ساہو نے اِس پر تصدیق کردو کہا ہے اِس کے بعد مستغیث نے کہا کہ ملزم اول نے صبح سے مجھے بھوکا پیاسا بٹھائے رکھکر جبراً یہ دستاویز لکھالی ہے۔ یہ سُنکر سب اِنسپکٹر صاحب آبکاری نے کہا کہ مستغیث کو چھوڑ دو تو ملزم دوم نے اپنے مالک (ملزم اول) کے حکم کے بغیر چھوڑنے سے اِنکار کرکے مستغیث کا ہاتھ پکڑ لیکر واپس لے گیا۔ اِس کے بعد سب اِنسپکٹر صاحب آبکاری نے منتظم صاحب پولیس کو اس کے متعلق ایک مراسلہ اُسیوقت

لکھکر علی جوان گواہ نمبر (۸) کے ذریعہ روانہ کیا۔

(۷) گواہ دوم مفتش مقدمہ منتظم صاحب پولیس ہیں جنھوں نے بدوکان ملزم اول بضبط پنچنامہ مستغیث کو رہائی دلوائی ہے۔

(۸) گواہ پنجم۔ پنچ وکاتب پنچنامہ رہائی مستغیث از دوکان ملزم اول ہے۔

نوٹ۔ (۱) ملزم اول ساہوا اسی قسم کے جبر یہ دستاویزات لکھا لینے کا عادی ہونیکی شہرت عام کے ثبوت میں منصفی قندھار کے فوجداری مقدمہ سابقہ نمبری (۱۴۲/۲) ۱۳۳۹ف منفصلہ ۸ آذر ۱۳۴۰ف کی باضابطہ نقل تجویز ونقل صلحنامہ اگزبٹ (۳-۴) پیش ہوئی ہیں جن کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ اس ملزم اول تلسی رام ساہو نے اسی قسم کے وصول قرضہ میں ہیرامن نامی ایک مقروض کے ساتھ بھی اسی قسم کا سلوک کیا تھا جس میں منجانب پولیس چالان عدالت ہوکر بجرم حبس بیجا فرد جرم سننے کے بعد بربناء صلحنامہ برات حاصل کی ہے چنانچہ خود ملزم اول کے گواہ اول صفائی (وکیل ملزم اول) نے بھی جرح میں اس کی صحت تسلیم کی ہے۔ اگرچیکہ یہ مواد ازدیاد سزا کے لئے کافی نہ سہی لیکن ایک واقعہ متعلقہ ضرور ہے۔ چنانچہ اس ملزم اول ساہو نے اس قسم کے جرائم انجام دینے کے لئے منتخب ملازمین کو اپنے پاس رکھنے کے متعلق پولیس نے ذریعہ مراسلہ نشان (۔۔۔ا۔۔) مورخہ ۷ر آبان ۱۳۴۶ف اگزبٹ (۱) یہ ظاہر کیا ہیکہ۔

(۲) اس مقدمہ کا ملزم دوم عالم خاں ملازم ملزم اول کی سوانح ملازمت یہ ہیکہ اس سے پہلے کسی دوسرے ساہو مسمی نرہر ملی کا قرض وصول کرنیکے لئے جاکر (بحالت نشہ) باہمی جھگڑے میں فیر کیا جس سے شخص مقروض ہلاک ہوجانیکی وجہ اس ملزم کو پولیس نے ذریعہ چالان نمبر (۶) مورخہ ۶ر اسفندار ۱۳۳۹ف

پیش شدہ پر کر دیجائے۔ لیکن انسپکٹر صاحب آبکاری نے وہ دستاویز اپنے پاس رکھ لی اور مستغیث کو سخت وسست کہا کہ تم قرض لیکر بدنام کرتے ہو۔

نوٹ - اس بیان مصرحۂ صدر سے شہادت تائیدالزام کی تائید ہو رہی ہے جو علانیہ ظاہر ہے۔ اس کے بعد اب رہا اُن کا یہ بیان کہ انسپکٹر صاحب آبکاری کے کہنے سے عالم خاں ملزم دوم نے مستغیث کو ہمراہ نہیں لیگیا بلکہ تنہا واپس چلا گیا تو اُن کا یہ ایک مجرد بیان ہے جس سے گواہاں تائیدالزام کے چشم دید واقعات اور اون کے حلفی بیانات جھوٹے نہیں قرار پا سکتے۔

(۲) گواہ دوم | اِن دونوں گواہوں کا بیان ہے کہ اُن کی دوکانات ملزم
(۳) گواہ سوم | اوّل کی دوکانات کے سامنے ہیں بروز واقعہ مستغیث
کو ملزم اول کی دوکان پر نہیں بٹھایا گیا اور اوس روز ملزم اول دوکان پر نہیں تھا۔ گواہ دوم کا یہ افزود بیان ہے کہ اوس نے ملزم اول سے سُنا تھا کہ اوس سے داروغہ صاحب آبکاری نے (۱۰۰) روپیہ قرض مانگا تھا جس قرض کے دینے سے ملزم اول نے اِنکار کیا تھا۔

نوٹ جس بیجا کی شہادت نفی۔ اور طلبی قرضہ کی سُنی سُنائی شہادت قانوناً مردود ہونے کے سوا ہے۔

گواہ دوم نے جرح میں کہا ہیکہ جب کوئی مجھکو گواہی کے لیئے بلواتا ہے تو چلا جاتا ہوں تلسی رام ملزم اول نے بھی میرے مقدمات میں گواہی دیتا ہے۔ اُس سے صاف ظاہر ہے کہ اُن کی ایک زبردست پارٹی اور اُن کے باہمی یکجہتی کی عین دلیل اس سے بھی پیدا ہو رہی ہے کہ اِن ہر دو گواہوں نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ

حالیہ ایک دوسرے مقدمہ فوجداری میں منجانب ملزم دیگر شہادت صفائی ادا کرنیکے لئے یہ دونوں گواہ نمبر (۲ و ۳) سشن اورنگ آباد کی پیشی پر گئے تھے چنانچہ اورنگ آباد کی پیشی کی تاریخ گواہ سوم نے یکم آبان ۱۳۴۶؁ف ظاہر کی ہے اور یہ واقعہ یہاں قندہار میں ۲۹/مہر ۱۳۴۶؁ف کو وقوع پذیر ہوا ہے جس کے لحاظ سے جبکہ یہ دونوں گواہ یکم آبان ۱۳۴۶؁ف کے روز اورنگ آباد میں تھے تو ۲۹/مہر ۱۳۴۶؁ف کو خود ان گواہوں کی قندہار میں موجودگی صحیح نہ ہوسکنے پر منصفی کو استدلال ہے جو بالکل واجبی و درست ہے۔

(۴) گواہ چہارم۔ اپنے کو ملزم اول کی دوکان کا شریک حصہ دار بیان کرکے کہتا ہے کہ بروز واقعہ تلسی رام ملزم اول یہاں نہیں تھا بلکہ جاترہ کو گیا ہوا تھا اوس کے غیاب میں مستغیث نے آکر اس گواہ سے چار روپیہ کا پارچہ اودھار طلب کیا تو میں نے انکار کیا اس پر مستغیث نے کہا کہ سابقہ بقایا گیارہ روپیہ آٹھ آنہ پر آٹھ آنہ سود اضافہ کرکے بارہ (۱۲) روپیہ کی دستاویز لکھدیتا ہوں اور سب انسپکٹر صاحب آبکاری سے ماہانہ (۳) روپیہ ادائی کی تصدیق کرادیتا ہوں اس پر اس گواہ نے ملزم دوم کو کہا کہ تم مستغیث کو ساتھ لیکر جاؤ اگر سب انسپکٹر صاحب آبکاری نے (۳) روپیہ ماہانہ ادائی کی تصدیق کردی تو میں (۴) روپیہ کا پارچہ ضرور دونگا۔ یہ کہکر میں اپنی دوکان کو چلا گیا واپس نہ آیا اس کے پندرہ روز پہلے داروغہ صاحب آبکاری نے دوسو (۲۰۰) روپیہ قرض مانگا تھا۔ ملزم اول نے دینے سے انکار کیا اس لئے داروغہ صاحب نے تہمت لگائی ہے اور یہ چالان کرایا ہے۔

نوٹ ۔ یہ گواہ خود ملزم اول کا شریک حال اور اوس کے بیان مصرحہ صدر سے خود ملزم اول کی طرفداری اور واقعات سے جوڑ ملاتے ہوئے

ملزم اول کے وجود کو غائب کر دکھانیکی اُس نے کوشش کی ہے۔ جیساکہ
گواہ نمبر (۴) | اِن دونوں گواہوں نے بیان کیا ہے کہ بروز واقعہ
گواہ نمبر (۵) | ملزم اول قندھار میں موجود نہ تھا بلکہ دوسرے مقام پر تھا
لیکن بمقدمات فوجداری منجانب ملزمین غائب الوجود کا عذر اِس قدر پٹتا ہوا
چلا آرہا ہے کہ اس پر اِعتبار بہت مشکل اور ایسے معمولی گواہوں کے کہدینے
سے مقام واردات سے ملزم اول کا وجود غائب اور گواہان تائید الزام
کے چشم دید واقعات اور اون کے حلفی بیانات کسی طرح جھوٹ نہیں قرار
پا سکتے۔

خصوصاً ایسی حالت میں کہ خود ملزم اول کی صفائی کے گواہ اول وچہارم
کے حلفی بیانات مصرحۂ صدر سے وقوع واقعات متعلقہ جرم کی پوری پوری
تائید ہو رہی ہے۔

اَب رہے جزوی اِختلافات جو سچے گواہوں میں ایسے اِختلافات
کا پیدا ہونا عین اونکی صداقت کی دلیل ہے۔ باعتبار اِس کے
روئداد موجودہ مثل سے ہردو ملزمین مرافعان پر جرم منسوبہ اچھی طرح
ثابت ہے۔ جس کے لحاظ سے مصلحت عامہ کے پیش نظر ایسے ظالم اشخاص
سخت ترین سزا کے مستحق سمجھے جا سکتے ہیں۔ باوجود اِس کے منصفی نے
بہت بڑی رعایت کر کے محض ایکیوم قید و جرمانہ کی جو تجویز سزا اِن دونوں
کے حق میں صادر فرمائی ہے اوس سے اِختلاف کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

بناءً علیہ حکم ہوا کہ ہردو اپیل نا منظور۔ فقط

شرحہ دستخط

مولوی میر نصرت علی ناظم عدالت ضلع ناندیڑ۔ ۲۷ آبان ۱۳۴۵ ف

باب سوم

ماہی گیری

ناندیڑ کے جانب جنوب دریائے گوداوری کے چار گہاٹ مشہور ہیں۔
بالا گہاٹ ۔ نگینہ گہاٹ ۔ گنپتی گہاٹ ۔ ناؤ گہاٹ ۔

یہ ناؤ گہاٹ قلعہ کے سامنے ہے۔ گویا دریا کے ایک کنارہ پر قلعہ کہڑا ہوا ہے تو دوسرے کنارہ پر اوسرنی کا چھوٹا سا انسپکشن بنگلہ علاقہ تعمیرات کہڑا ہوا اس لئے ہیکہ ناندیڑ میں داخل ہونیکا دروازہ اور قدیم راستہ ۱۳۳۸ف تک یہی رہا ہے اور اسی گہاٹ پر ناو برس کے بارہ مہینے چلتی رہتی تھی۔ اب ۱۳۳۸ف سے دوسری طرف دریا پر پل بن جانیکی وجہ لوگوں کو بہت آرام ملگیا ہے۔ اور عام طور پر اوسی پل سے آمد و رفت جاری ہو گئی ہے لیکن اس پل سے آمد و رفت جاری ہو جانیسے اس ناؤ کا راستہ بالکل بند نہیں ہوا ہے بلکہ اس طرف کے دیہاتیوں کا راستہ اب بھی یہی قائم ہے اور موسم بارش میں جب دریا چڑھاؤ پر رہتی ہے تو ناؤ بغیر دریا کا عبور و مرور دشوار رہتا ہے۔ ناؤ چلتی رہتی ہے ملاح بلیوں سے کہتے جاتے ہیں اور مسافرین سے ایک ایک آنہ آدھا آدھا آنہ لیکر اس کنارہ سے دوسرے کنارہ پہنچا دیتے ہیں۔

یہ گرما کا موسم ہے۔ تیر کا مہینا ہے دریا پایاب ہے تو بھی ایسی پایاب نہیں کہ لوگ دامن تر کئے بغیر آسانی سے اِس کنارہ سے دوسرے کنارہ پہونچ جائیں۔ کیونکہ دریار کا پاٹ کسیقدر بڑا ہے پانی کہیں کمر برابر کہیں سینہ برابر۔ کہیں اوس سے بھی زیادہ گہرا ہے پڑے ہوئے راستہ سے بھی کہیں گھٹنہ کے اُوپر کہیں کمر برابر پانی سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایک طرف ناؤ کھڑی ہے۔ ایک طرف لوگ خاموشی کے ساتھ اشنان کر رہے ہیں تو ایک طرف لوگ تیر رہے ہیں۔ جوان عمر تیراکون کی بن آئی ہے بار ہمی غوطہ بازی کی اُودھم مچی ہے اِن سب سے دور ذرا فاصلہ پر

مچھیرے مچھلیاں پکڑ رہے ہیں پچیس۲۵ تیس۳۰ آدمی ہیں چوطرف سے جال کا بہت بڑا گھیر ڈال رکھا ہے۔ اِن میں اکثروں کے پاس تنبو ہے۔ اور ایک ایک ہاتھ ڈیڑہ ڈیڑہ ہاتھ کا چھوٹا سا گدکا لیا ہوا ہے۔ اِس گد کے سے پانی پر مار مار کر مچھلیوں کو جال کی طرف لیجا رہے ہیں۔ اور کنارہ پر چند مچھیرے کھڑے ہوئے مچھلی ہانکنے والوں کی مدد سے آہستہ آہستہ جال کھینچ رہے ہیں اوس جال میں بہت سی مچھلیاں آگئیں ہیں۔ اِنسان ہو یا حیوان ہر کسیکو جان بڑی پیاری ہے۔ مچھلیاں گھبرا رہی ہیں اور جال سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈ رہی ہیں اُچھلتی ہیں۔ کودتی ہیں۔ جال کے پھندون میں پھنستی جاتی ہیں بہت کم ایسی ہیں کہ کود پھاند کر جال کے باہر نکل بھی جاتی ہیں۔ اون کے کودنے پھاندنیکی کوششیں۔ سُنہری روپہری پتروں کی طرح دہوپ میں چمک چمک کر عجیب لطف دے رہی ہیں اِس طرح سبھی مچھیرے ملکر ادہر مچھلیاں پکڑنے میں مصروف ہیں لیکن اُن مچھیروں کا ایک ساتھ والا ان سے نزدیک ایک طرف کراہتا ہوا بیٹھا ہے گرمی کا موسم اور یہ شخص نوجوان (۲۲ - ۲۳) سالہ ہونیکے

باوجود اُس کو زکام شدّت سے ہے ناک بہہ رہی ہے چھینک پر چھینک آرہی ہے اسی زکام کے ہرج سے تپ ولرزہ میں بھی مبتلا دکھائی دے رہا ہے شاید اسی سبب مچھلیاں پکڑنے میں یہ شریک نہ ہوسکا۔

ایک مچھیرا۔ (بیمار سے) ارے بھائی عمر اُوٹھ کچھ تو کام کر بغیر کام کئے تجھے حصہ کیسے ملیگا۔

بیمار عمر۔ بھائی کیا کرون مجبور ہون۔ بلا کا درد سر ہے کچھ سوجتا نہیں۔

وہی مچھیرا۔ ہم نے ہزار بار تم کو سمجھایا کہ پانی اور سردی کا یہ کھیل ہے بغیر شراب استعمال کئے تم کچھ کام نہ کرسکو گے مگر تم مانتے نہیں۔

عمر۔ بھائی میں مسلمان ہون۔ مر بھی جاؤں تو شراب کا ایک گھونٹ نہ لونگا۔

وہی مچھیرا۔ (ہنسکر) جب تم شراب نہیں پی سکتے تو پھر سردی کا یہ دہندہ تم نے کیوں اختیار کیا ہے چھوڑ دو۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے میں مچھیروں نے مچھلیوں کو کھینچکر پانی کے باہر نکالا اور پکڑ پکڑ کر جال کی تھیلیوں میں بھرنا شروع کیا۔

یہ دیکھکر گفتگو کرنے والا مچھیرا بھی اُس طرف دَوڑ گیا اور اِس کام میں یہ بھی شریک ہوگیا۔ اِس کے بعد اُن مچھیروں میں جب مچھلیوں کی تقسیم بحصص مساوی شروع ہوئی تو یہ بیمار عمر بھی وہاں پہونچ گیا۔ اور اپنا پورا حصہ مانگنے لگا۔

ایک مچھیرا۔ (عمر سے مخاطب ہوکر) اَبے تو نے کوئی محنت تو کی نہیں پھر تیرا حصّہ کیسے۔

عمر۔ بھائیو۔ رحم کرو۔ میں بیمار ہون۔

دوسرا۔ دو دن سے کچھ بھی کام نہ کرنے پر بھی ہم نے تجھ پر رحم کھاکر تیرا حصہ دیا۔ آج ہرگز نہ دینگے۔

تیسرا۔ یہ باپ دادا کی کمائی نہیں ہے۔ کہ مزدوری کھا کچوری۔ تو نے کوئی محنت نہیں کی اسلئے ایک مچھلی بھی نہیں پاسکتا۔

عمر۔ بھائیو تم نے میرا جال کا حصہ استعمال کیا ہے۔ میں اپنا پورا حصہ لئے بغیر ٹلونگا نہیں۔

چوتھا۔ ابے تو نے اپنے جال کا حصہ ہمارے جال میں شریک کیا تو کیا احسان کیا۔ محنت نہیں کی تو جال کس کام کی۔

پانچواں۔ ہم نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ اس کام چور نوالہ حاضر کو اپنے دہندہ میں شریک نہ کرو۔ اس کے بعد

بات بڑھی۔ اور مار پیٹ کی نوبت آئی۔ بیار عمر پر کچھ چپیت بھی پڑی استنے میں ایک رہرو آگیا۔

رہرو۔ ہاں ہاں ٹھہرو ٹھہرو کیا کرتے ہو کیوں اس غریب بیار کو مار رہے ہو۔

عمر۔ بھائی عبداللہ۔ خدا نے تم کو بھیجا۔ میرا انصاف کرو۔ اور ان ظالموں سے میرا حصہ دلادو۔ میرے جال کا حصہ ان لوگوں نے استعمال کیا ہے باوجود اس کے میرے حصہ کی مچھلیاں مجھے نہیں دے رہے ہیں۔ مانگا تو مارنے پر آمادہ ہوگئے ہیں۔

عبداللہ۔ (سب سے مخاطب ہوکر) اس کا حصہ کیوں نہیں دیتے۔ برابر دینا پڑے گا۔

ایک مچھیرا۔ اجی محنت بغیر اس کا حصہ اس کو کون دیگا۔

عبداللہ۔ پھر اس کے جال کا حصہ کیوں استعمال کیا۔
دوسرا مچھیرا۔ محنت میں شریک رہنے کا حتمی وعدہ کرکے باصرار
اپنا جال ہمارے جال میں شریک کیا۔
عمر۔ بیماری سے لاچار رہا۔ اس میں میری بس کی بات نہ تھی۔
تیسرا مچھیرا۔ بیماری آئی تو ہم پر کیا احسان۔

اس کے بعد بہ ہزار تکرار پورا حصہ تو نہیں بلکہ بادل ناخواستہ نصف حصہ دیا جا کر اُس بیمار عمر کے جال کا ٹکڑا عمر کو واپس دیدیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اُوسیوقت اس کام کی شرکت سے بھی اُس کو الگ کر دیا گیا۔ اس کے بعد عبداللہ نے اُس بیمار عمر کو سہارا دئے ہوئے اور اوس کے نصف حصہ کی مچھلیاں واپس شدہ جال میں لپیٹ کر اُوٹھائے ہوئے اُس کو عمر کے گھر واقع محلہ ناؤ گھاٹ ناندیڑ پر پہونچا دیا۔
عبداللہ۔ (اثناء راہ) بھائی عمر یہ کام تو شراب پینے والوں کا ہے۔ دیکھا نہیں کہ سبھی مچھیرے شراب میں کیسے مخمور تھے۔ اِسی لئے اُون پر سردی کا غلبہ نہیں ہو سکتا۔ تم شامت کے مارے یہ کام کیسے نپٹ سکو گے۔
عمر۔ بھائی کیا کروں شکم پروری کے لئے مجبور ہو کر ان شرابیوں کے ساتھ ہوا۔
عبداللہ۔ اَب کیا دہندہ اختیار کرو گے۔
عمر۔ اِسی سوچ میں ہوں کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں۔
عبداللہ۔ معتبر خبر ہے کہ ناندیڑ کے مستاجر شراب سیندھی رستم جی کے

کوئی عزیز گستا سپ جی مہربان جی نانڈیڑ آئے ہوئے ہیں۔ اور نانڈیڑ میں ایک سینما موسومہ (رائل سینما نانڈیڑ) چالو کرنے والے ہیں۔ اور اُس کام کے لئے ملازمین کا تقرر کر رہے ہیں۔ اگر تم کو وہ ملازمت ملجائے تو پھر کیا ہے۔ پانچوں اُنگلیاں گھی میں۔ رات نوکری کی نوکری اور تماشہ بینی کی تماشہ بینی۔ اور دن کو بالکل فری۔ گویا دن عید رات شب برات اور پھر تنخواہ نقد۔

عمر۔ بھائی واہ وا۔ تم نے کیا بہترین نوکری کی نشاندہی کی ہے۔ میں تو ضرور اِس نوکری کے حاصل کرنے کی انتھک کوشش کرونگا۔ میں ایسی ہی نوکری چاہتا ہون۔

بابُ چہارم

رائل سینما نانڈیڑ کے تھیٹر کی ملازمت

۱۳۳۹ف

ہمارا ہیرو مسمی عمر جس کی عمر اِس وقت (۲۴) سالہ ہوگی۔ رائل سینما نانڈیڑ کے تھیٹر کی ملازمت میں داخل ہوگیا ہے۔ بڑے مزے سے گزر رہی ہے ایک ایک رات میں دو دو دفعہ پہلا اور دوسرا شو دیکھ لیتا ہے اور نوکری میں برابر حاضر رہتا ہے روز آنہ نئے نئے ڈرامہ۔ حسن اور عشق کے چرچے۔ اور عیش وعشرت کے افسانہ بچشم خود دیکھ دیکھ کر۔ اور اپنے ساتھ والے دوسرے ملازمین رائل سینما کے رات دن لہو ولعب میں مبتلا رہنے کے مزے آنکھوں

آنکھوں سے ہی لوٹ لوٹ کر یہ بھی ایک اِنسان ہونیکی حیثیت سے اسکی جوانی کی اُمنگیں بھی اُوبھر آئی ہیں اُس وقت میخواروں کے ایک جلسہ میں بیٹھا ہوا ہے جس میں اُس کے تمام رفیق عبداللہ وغیرہ بھی شریک جلسہ ہیں۔

صدر جلسہ عبدالکریم عرب۔ (عمر سے مخاطب ہوکر) جب ہم دنیا میں آئے ہیں اور ایک دن جانا مقرر ہے تو دنیا میں جبتک رہیں لطف زندگی اُوٹھاتے کیوں نہ گذار دیں۔

عمر۔ اِس میں کیا شک۔

دوسرا دوست محمد خواجہ۔ تمہیں کیا خاک لطفِ زندگی حاصل ہے۔

عمر۔ کیوں۔

تیسرا دوست عبداللہ۔ شعر ؎

لطف مئے تجھسے کیا کہوں زاہد ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

عمر۔ بھائیو ذرا غور کرو۔ شراب کیا اچھی چیز ہے۔ اِس سے دل و جگر جلکر کباب بن جاتا ہے۔ اور پیسہ کا ستیا ناس ہوجاتا ہے۔ گویا جان و مال کی ساری خانہ خرابی اِسی سے ہو رہی ہے۔

ایک دوست۔ (قہقہہ لگاکر) اہا ہا ہا۔ آپ ایسے کون سے دولت مند ہو۔ اور آپ ایسا کیا لٹا سکو گے جس سے خانہ خرابی کا ڈر لگا ہوا ہے۔

دوسرا دوست۔ شعر ؎

پاس رکھا کیا ہے جو برباد ہو خانہ خرابی کو تو گھر چاہیئے

سبھی ملکر۔ قہقہہ۔

تیسرا دوست۔ اِس میں پیسہ کی خرابی کی کونسی بات ہے ہمارے سینما کے سیٹھ کے قریب تر عزیز متاجر شراب ہیں اپنے رات کے

بجگنے والے ملازمین کی صحت قائم رکھنے کے لیئے شراب کی خاطردار
میں خاص رعایت کرتے ہیں تو یہ ہماری بدبختی ہوگی جو ہم اوس رعایت
سے فائدہ نہ اوٹھائیں۔
چوتھا دوست۔ شعر ۵
شراب جو نہ پیئے اندنوں وہ ناری ہے جناب قبلہ وکعبہ کی آبکاری
سب ملکر۔ قہقہہ۔
پانچواں دوست۔ مفت کی شراب تو قاضی صاحب کو بھی حلال ہے۔
عمر۔ زہر سستا اور مفت ملے تو کیا بید ریغ استعمال کرکے جان دیدیں۔
ایک دوست۔ بہائی تم بھی عجیب بیوقوف ہو۔ شراب بطور دوا صحت
کے لیئے ہے نہ کہ جان دینے کے لیئے۔
عمر۔ دوا کیسی۔
دوسرا دوست۔ تمہاری نوکری تو راتون کی ہے۔ شراب نوشی سے
دور نہ کروگے تو جاگتے جاگتے صحت برباد کرلوگے۔ اور جس طرح
شراب نہ پی کراہی گیری میں ایسے بیمار ہوئے کہ بے آبرو ہوکر نکا
گئے اوسی طرح یہاں سے بھی جاگتے جاگتے بیمار پڑکر نکالے جاؤگے
اوس وقت ہماری نصیحت یاد کروگے۔ لکھکر رکھو۔
سبھی۔ (ہم زبان) بالکل سچ۔ بالکل سچ۔
عمر۔ بھائی تم نے کہی تو پتہ کی۔
ایک دوست۔ اجی۔ ہم سب آپ کے دوست ہیں دشمن نہیں۔ اسی
تو ہم کہہ رہے ہیں کہ اپنی صحت قائم رکہنا ہے تو شراب شروع کر
اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ زیادہ نہیں تھوڑی سی۔

عمر - اچھا - آپ دوستونکی خاطر منظور ہے -

شعر ؎ گر یار سے پلائے تو پھر کیوں نہ پی جئے
زاہد نہیں - میں شیخ نہیں اور وَلی نہیں

سبھی ہم زبان واہ وا - شاباش شاباش کہتے ہوئے - ایک دوست نے فوری ایک جام بھر کر آگے بڑھایا - اور عمر نے غٹ غٹ پی گیا -
یہ پہلا وقت تھا سینہ میں ایک سیخ لگ گئی جس سے عمر پریشان و بد حَواس ہو گیا یہ دیکھکر سبھی دوستوں نے فرمائشی قہقہہ پر قہقہہ لگایا -
یہ ایک اِنسانی خاصہ ہے کہ ابتداً جب وہ کسی معصیت میں مبتلا ہوتا ہے تو اوس کا ضمیر اوس کو پہلی دفعہ سخت لعن طعن کرتا ہے - اِس کے بعد دوسرے دفعہ کچھ کم اور تیسرے وچوتھی دفعہ وہ اِحساس خود بخود مٹتا چلا جا کر اوس فعل قبیح کا اوس کو عادی بناتا چلا جاتا ہے - یہی کیفیت ہمارے ہیرو عمر کی بھی ہوئی اور وہ رفتہ رفتہ شیشہ پر شیشہ غٹارنے لگا اور کہنے لگا کہ

شعر ؎ مئے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
یک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیئے

اِسی طرح لہو لعب میں یکسالہ مدت عمر کی اِیسی گزری کہ اُس کو دُنیا و مافیہا کی کچھ خبر تک نہ ہوئی اِس کے بعد
اُس کی آنکھیں اُوس وقت کھلیں جب سینما کے سیٹھ جی نے اِس ہند میں کوئی مُعتد بہ نفع نہ پاکر اُس کا ٹھیکہ دوسروں کے ہاتھ منتقل کر دیا - اور اپنے تمام ملازمین سینما کو ٹکا سا جواب علیحدگی دیدیا اور زنانہ پڑ سے ہجرت کر گیا -
اور نئے ٹھیکہ دار صاحب نے اپنے پاس عمر کی ضرورت نہ سمجھی -

باب پنجم

نتیجہ

بھولے سے کوئی دخترِ رز کو نہ مُونہہ لگائے

چھٹتی نہیں ہے مونہہ سے یہ کافر لگی ہُوئی

اچھے دِن کدھر گذر جاتے ہیں انسان کو معلوم نہیں ہوتے اور جب وہ زمانہ گزر جاتا ہے تو اوس وقت آنکھیں کھلتی ہیں۔ ہمارے ہیرو عمر کی بھی یہی حالت ہوئی سینما کی ملازمت گئی۔ مفت کی شراب گئی۔ لیکن کمبخت شراب کی لت نہ گئی۔ اپنے دوست عبد اللہ کو موٹر ڈرایوری کرتے دیکھا۔ اِس غریب کو موٹر کہاں نصیب۔ اور سکھانے والا کون اس لئے اُس نے ٹانگہ رانی کا پیشہ اختیار کیا۔ ٹھیکہ سے ٹانگہ لیکر مقررہ رقم روزانہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مالک ٹانگہ کے حوالہ کرتا۔ اور اوسپر جو کچھ بچ رہتا شراب خوری کے نذر کرتا لیکن جب روز منافعہ قلیل ہاتھ آتا تو شراب سے پوری طور پر سیر نہ ہوسکتا تھا۔ اِسلئے ٹانگہ رانی کے ضمن میں اُس نے نعلبندی کا پیشہ بھی انجام دینے لگا۔ اور کسی نہ کسی ترکیب سے اپنے شغل شراب نوشی کی تکمیل اِس طرح کرلیتا کہ پیٹ کو کھانا نہ سہی مگر شراب ضرور چاہیئے۔ تن کو کپڑا نہ سہی مگر شراب ضرور چاہیئے۔ پاؤں کو جوتا نہ سہی مگر شراب ضرور چاہیئے۔ اِس طرح دن تمام جو کچھ

کما لیتا شام کو وہ سب کمائی نذر شراب کر کے نشہ کی دھن میں سینما کے در کی نگہبانی نہ بھولتا۔ وہاں کوئی اوس کو پوچھے یا نہ پوچھے لیکن یہ تو سینما کے در کے قریب چادخانہ یا پان کی دوکان وغیرہ پر سینما ختم ہوئے تک بیٹھے رہنا اسکی عادت ثانی ہوگئی ہے۔ اور اسی نشہ کی دھن میں اِس عمر نے ۳ دفعہ جن جرائم قبیحہ کا اِرتکاب کیا ہے اوسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جرم وہلۂ اوّل

مقدمہ فوجداری چالانی بعدالت منصفی ناندیڑ نمبری ١٨٢/٢ ۱۳۴۷ف و نمبری ۲۸۳/۲ ۱۳۴۸ف سرکار عالی ۔ ذریعہ لچھمی بائی مستغیثہ

بنام

(۱) عبداللہ بن احمد عرب عمر (۲۹) سالہ پیشہ ملازمت ساکن ناندیڑ
(۲) عمر بن سالمین عرب عمر (۳۰) سالہ پیشہ نعلبندی ساکن ناندیڑ (اسیر و مقدمہ ہذا)
(۳) چنو پاشاہ عرف محمد حسین عمر (۲۰) سالہ پیشہ تجارت ساکن ناندیڑ

علت

دفعہ ۳۸۰ تعزیرات ۔ کسی جرم قابل سزائے قید کیلئے مداخلت بیجا بخانہ

روئداد مثل سے ظاہر ہیکہ بمقام ناندیڑ سینما کی گلی میں لچھمی نارائن اور اوسکی داشتہ مسماۃ لچھمی بائی مستغیثہ کا چائے خانہ قائم ہے۔
بتاریخ ۲۷/شہریور ۱۳۴۷ف شب کے (۱۰) بجے ملزم نمبر (۱) عبداللہ ڈرائیور نے (بحالت نشہ) موٹر میں ملزم نمبر (۳) چنو پاشا کو سوار کیا ہوا چائے خانہ مذکور کے سامنے موٹر کو لاکر کھڑا کردیا۔ اُس پر مستغیثہ اور اُس کے

آشنا لچھمی نارائن نے اپنی دوکان کے سامنے سے موٹر ہٹانے کے لئے کہا تو اُس نے موٹر نہ ہٹائی بلکہ ہوٹل والوں نے جب سخت وسست کہا تو موٹر ڈرایور مذکور نے اپنی موٹر سے اُتر کر اور چائے خانہ مذکور کے اندر جاکر چائے خانہ والے سے دست وگریبان ہوگیا۔ اور اُس افسانہ کا ہیرو عمر بن سالم ملزم دوم بھی وہیں عظیم ٹاکیز کے پاس (مستِ شراب) جو بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے بھی اپنے دوست عبداللہ ڈرایور ملزم اول کی مدد کو فوری پہونچ گیا اور ان دونوں نے ملکر چائے خانہ کی دوکان کے اندر جاکر چاء خانہ والوں کی خبر لی اِس کشمکش میں چاء کی پیالیان وغیرہ بھی پھوٹ گئیں۔ پولیس مقامی نے اِن ہر سہ ملزمین کو تحت دفعہ مندرجہ عنوان چالان عدالت منصفی ناندیڑ کر کے شہادت تائید الزام میں حسب ذیل (۱۰) گواہ پیش کئے۔

(۱) گواہ اول مفتش مقدمہ۔ منظم صاحب پولیس
(۲) گواہ دوم۔ لچھمی بائی۔ مستغیثہ
(۳) گواہ سوم۔ مستغیثہ کا آشنا، لچھمی نارائن
(۴) گواہ چہارم کرتا سنگھ۔ سکھ
(۵) گواہ پنجم۔ ملہاری۔ مرہٹہ } ہر سہ گواہانِ رؤیت
(۶) گواہ دہم سرو میان مسلمان
(۷) گواہ ششم گنگا دھر۔ پنچنامہ صحت واقعہ کا پنچ وکاتب
(۸) گواہ ہفتم الیشوناتھ۔ پنچنامہ برآمدگی آلہ جارحہ (لکڑی) از قبضۂ عمر ملزم نمبر ۲ کا پنچ وکاتب
(۹) گواہ ہشتم اسسٹنٹ سرجن صاحب ضلع ناندیڑ } اِن دونوں نے مستغیثہ کو
(۱۰) گواہ نہم لیڈی ڈاکٹر معالج مستغیثہ } ضرر خفیف کا صداقتنامہ دیا ہے

اس روئداد پر منصفی نانڈیڑ نے ہرسہ ملزمین کو تحت دفعہ (۳۸۰) تعزیرات محولہ صدر فرد جرم سنائی۔ اس کے بعد بدورانِ تحقیقات ملزم اول عبداللہ بن احمد فرار ہو گیا اس لئے منصفی نے اوس کی گرفتاری کے اِنتظار بغیر

الف۔ دو مجرمین حاضر نمبر (۲ و ۳) عمر بن سالمین و محمد حسین عرف چنو پاشا کے حق میں بتاریخ ۲۷/ اسفندار ۱۳۴۶ف تحت جرم منسوبہ (۱۴ سو۔ ۱۴ سو) روپیہ جرمانہ و بصورت عدم ادائی جرمانہ دو۔دو ہفتہ (۱۴) یوم قید با مشقت کی تجویز سزا صادر فرمائی۔ اس کے بعد

ب۔ بتاریخ ۵/ تیر ۱۳۴۶ف ملزم نمبر (۱) عبداللہ بن احمد کو بعدم ثبوت جرم بری فرمادیا۔

جرم وہلۂ دوم

مقدمہ فوجداری چالانی بعدالت منصفی نانڈیڑ۔ نمبر ۱۸۵/۲ ۱۳۴۶ف

سرکار عالی ذریعہ بابو موچی

بنام

عمر بن سالمین (ہیرو افسانۂ ہذا)

عِلت

دفعہ ۳۲۹ تعزیرات سرکار عالی (سرقہ بالجبر)

کہا جاتا ہے کہ بتاریخ ۱۳/ مہر ۱۳۴۷ف روز جمعہ (بازار کے روز) بروز روشن ۴ بجے دن بھر بازار میں مستغیث موچی چپل کی جوڑیں سامنے زمین پر رکھے ہوئے فروخت کرتے ہوئے بیٹھا تھا۔ ملزم نے

(بحالتِ نشہ) پہونچکر ایک جوڑ چپل قیمتی ایک روپیہ چھ آنہ بغیر پوچھے باختیارِ خود راستہ چلتے چلتے پہن لیا اور چلے جانے لگا۔ مستغیث نے بڑھکر روکا تو اوس کو تین چپت رسید کئے اور جبراً چپل پہنے ہوئے چلدیا پولیس نے بجرم سرقہ بالجبر تحت دفعہ مندرجہ عنوان ملزم کو چالان عدالت متصفی نانڈیڑ کرکے شہادت تائیدالزام میں حسبِ ذیل (۷) گواہ پیش کئے۔

(۱) گواہ اول مفتش مقدمہ۔ منتظم صاحب پولیس۔

(۲) گواہ دوم مستغیث موچی

(۳) گواہ سوم۔ دوسرا موچی

(۴) گواہ چہارم۔ تیسرا موچی

یہ ہر دو گواہانِ رویت ہیں جن کے منجملہ ایک کی زوجہ (گواہ نمبر ۵) اِس ارتکاب جرم کے بعد ملزم کے ہمراہ آدھا گھنٹہ غائب رہی ہے۔

(۵) گواہ پنجم وہی عورت زوجہٗ گواہ رویت ہے جو اوس اِرتکاب جرم کے بعد ملزم کے ساتھ غائب رہی ہے اور ملزم کو چپل پہنے ہوئے دیکھنا بیان کیا ہے۔ اِس طرح

(۶) گواہ ششم نے بھی بروز واقعہ ملزم کے پیر میں چپل دیکھی ہے۔

(۷) گواہ ہفتم مستغیث کے بیان اور جائے واردات کے پنچنامہ کا پنچ و کاتب ہے۔

نوٹ۔ ملزم کے قبضہ سے یا اور کسی کے قبضہ سے مسروقہ چپل برآمد نہیں ہوئی ہے بلکہ جو کچھ شہادت پیش ہوئی ہے بلا مال محض زبانی شہادت ہے جس پر اِس مقدمہ کا دارومدار ہے۔

ملزم نے اپنی صفائی میں دو گواہانِ ذیل کو پیش کیا ہے۔

(۱) سعید عرب } بوجہ وقت کا کوئی شریک نہ ہونے کے لحاظ سے اِن دونوں
(۲) لکشمن } گواہانِ صفائی نے کسی اَمر کا علم اِن کو نہ ہونا بیان کیا ہے۔
اِس روئداد پر منصفی نانڈیڑ نے ملزم کو تحت دفعہ مذکور (۳۷۹) تعزیرات سرقہ بالجبر ۳ ماہ قید بامشقت کی سزا بتاریخ ۱۰ امرداد ۱۳۴۸ف دی ہے۔

جرم وہلۂ سوم

مقدمہ فوجداری چالانی بعدالت ضلع نانڈیڑ نمبر مقدمہ (۱۶/۲) ۱۳۴۷ف

سرکار عالی ذریعہ سوپان

بنام

عمر بن سالمین معمر (۳۲) سالہ پیشہ نعلبندی متوطن وساکن نانڈیڑ (ہیروافسانہٰذا)

عِلت

دفعہ ۳۰۳ تعزیرات جماع ناجائز کے لئے عورت کو لے بھاگنا

متذکرۂ جرم وہلۂ دوم سرقہ بالجبر کا ارتکاب جس تاریخ ۱۳/مہر ۱۳۴۷ف روز جمعہ دن کے ۳ بجے بیان کیا گیا ہے اوسی روز شام ملزم کا (بحالت نشہ) سینما کے زنانی دروازہ پر کھڑی ہوئی ایک عورت کو گود میں اُٹھا لے بھاگ نے کے بیان سے ملزم کو میرے اجلاس عدالت ضلع نانڈیڑ پر پیش کر کے پولیس نے جو کچھ شہادت تائید الزام پیش کی ہے اور میں نے جس جرم دیگر کے تحت ملزم کو مرتکب جرم قرار دیکر ملزم کے حق میں بتاریخ ۲۷/آبان ۱۳۴۷ف تجویز سزا صادر کی ہے اوس فیصلہ کی نقل حسب ذیل ہے۔

فیصلہ

پولیس اسٹیشن ہوز شہر بندوبست نانڈیڑ نے عمر ملزم کو جرم جماع ناجائز کے لئے

عورت کو لے بھاگنا دفعہ ۳۰۳ تعزیرات کے تحت چالان عدالت اِس بیان سے کیا ہے کہ مستغیث اپنی ہمشیر معمر (۱۳) سالہ کو سینما دکھانے کے لئے لیگیا تھا۔ زنانی دروازہ پر اُس کو کھڑا کر کے ٹکٹ خریدنے کے لئے اُودہر گیا اور اِدہر ملزم نے مستغیث کی ہمشیر کو گود میں اٹھا کر بھر مجمع میں سے لے دَوڑا۔ اوس عورت کی چیخوں پر مجمع نے ملزم کا تعاقب کیا اِسلئے (۵۴) قدم تک لے دوڑنیکے بعد ملزم نے اوس عورت کو چھوڑ دیکر فرار ہوگیا۔ بتائید اِس کے منجانب پولیس حسب ذیل (۹) گواہ پیش ہوئے ہیں۔

(۱) گواہ اول۔ مفتش مقدمہ منتظم صاحب پولیس

(۲) گواہ دوم۔ وہی عورت ہے جس کو ملزم نے بھر مجمع سے لے دوڑا ہے۔

(۳) گواہ نہم۔ لیڈی ڈاکٹر نے اِس عورت کی عمر ۱۳ سالہ ظاہر کی ہے۔

(۴) گواہ سوم۔ مستغیث۔ اوس عورت کا برادر ہے جس نے اوس عورت کو سینما دیکھانے کے لئے لیگیا تھا۔

(۵) گواہ ہشتم۔ اوس عورت کا شوہر ہے جو طالب سزا ہے۔

(۶) گواہ چہارم
(۷) گواہ پنجم۔
(۸) گواہ ہفتم

} یہ ہر سہ گواہان رویت ہیں جنھوں نے ملزم کا اوس عورت کو گود میں اوٹھائے ہوئے اور دوڑتے ہوئے دیکھکر اور اوس عورت کی چیخ پکار پر بھر مجمع کے ساتھ ملزم کا تعاقب کیا ہے۔

(۹) گواہ ششم۔ وہ شخص ہے جس کے گھر تک ملزم دوڑنے کے بعد اوس عورت کو چھوڑ دیکر بھاگ گیا ہے۔

کُل یہی کائنات شہادت ہے جو منجانب پولیس پیش ہوئی ہے۔ اِس شہادت سے نیت زنا کا وجود اِس لئے پایا نہیں جاتا کہ اوس عورت سے

ملزم کی نہ تو کوئی شناسائی بیان کیجاتی ہے اور نہ اِس واقعہ کے پہلے کبھی کوئی ملاقات کسی گواہ نے بیان کی ہے۔ چنانچہ

(۱) اوس عورت (گواہِ دوم) نے بسوال عدالت بیان کیا ہے کہ ملزم کو مظہرہ پہلے سے نہیں جانتی یہ کہاں کا رہنے والا ہے یہ بھی نہیں جانتی۔ مظہرہ نے اوسیوقت اوس کو دیکھا ہے۔ اس کے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اِسی طرح

(۲) اوس عورت کا براور (گواہ سوم) نے بہ سوال عدالت کہا ہے کہ آج تک میں نے ملزم کا مکان تک نہیں دیکھا۔ ملزم میرے گھر کبھی نہیں آیا۔ اوس سے پہلے ملزم نے میری بہن کو کبھی نہیں چھیڑا۔ صرف اوسیوقت گود میں اوٹھا بھاگنے کیوجہ میرا خیال ہے کہ ملزم کی نیت خراب کرنے کی تھی۔ اِس کے سوائے اور کوئی ذریعۂ معلومات نہیں میری بہن کو جان کا بھی خطرہ تھا۔ کیونکہ اگر میری بہن خراب نہ ہوتی تو اوس کو جان سے مار ڈالتا یا کیا کرتا مجھے معلوم نہیں۔

اِس شہادت سے بہ نیت زنا لے بھاگنا میری رائے میں منطبق نہیں ہوسکتا کیونکہ کسی کو گود میں اُوٹھا کر دوڑنا ایک چیزے دیگر ہے۔ اور قانونی نکتۂ نظر سے لے بھاگنا ایک چیزے دیگر۔ البتہ ملزم کے اِس مجنونانہ فعل سے اوس عورت کی عفت میں خلل ضرور پیدا ہونا کہا جاسکتا ہے اِس لئے تحت دفعہ ۲۹۴ تعزیرات ملزم کو فردجرم سنائی اور سمجھائی گئی ملزم نے شہادت تائید الزام پر جرح مکرر کی خواہش ظاہر کرکے کوئی جرح مکرر نہیں کی اِسی طرح۔ شہادت صفائی پیش کرنے پر آمدگی ظاہر کرکے باوجود عطائے مہلت کسی گواہ کو حاضر لایا اور نہ کسی گواہ صفائی کا نام تک

ظاہر کیا۔ بلکہ اِنصاف میں دیر لگانے کے لئے شروع سے ختم مقدمہ تک تقرر وکیل کا عذر کرتے ہوئے ایام گزاری کی۔ اِس لئے بروئے دفعہ ۲۱۶ ضابطہ فوجداری ملزم کو مزید موقع نہیں دیا گیا۔

حکم ہوا کہ

مسمی عمر ملزم بپاداش جرم عفت میں خلل انداز ہونا دفعہ (۲۹۴) تعزیرات کے تحت ۳ ماہ قید باشقت میں بسر کرے۔

تختہ نتیجہ پولیس میں روانہ کیا جا کر مقدمہ نمبر سے خارج ہو۔

سرشر حد تحظ

مولوی میر نصرت علی ناظم عدالت ضلع ناندیڑ

۲۷/ آبان ۱۳۴۷ ف

نوٹ ۔ بروئے دفعہ (۳۷) تعزیرات کوئی فعل جرم نہ ہوگا جو نشہ کی حالت میں سرزد ہوا ہے۔ بشرطیکہ وہ شئے جس سے اوس کو نشہ ہوا ہو اُسکے بلاعلم یا خلاف مرضی اُس کو اِستعمال کرائی گئی ہو۔

اِن ہر ۳ جرائم مذکورالصدر میں ملزم نے اِس دفعہ کے تحت نہ تو ایسا کوئی عذر کیا ہے اور نہ اُس کے بلاعلم یا خلاف مرضی نشہ کی کوئی شئے اِستعمال کرائی جانے کی کوئی شہادت پیش کی ہے۔ بلکہ پولیس نے بھی عالم نشہ میں اُن افعال کے وقوع پذیر ہونے پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ تاکہ سزایابی میں کوئی صورت اِستثناء پیدا نہ ہونے پائے ایسی صورت میں بوجہ اِس کے کہ مجوزروئداد کا بندہ ہے روئداد سے ہٹکر کوئی بحث پیدا نہیں کرسکتا۔ اِسلئے اِن ہر ۳ مقدمات مذکورالصدر میں نشہ کا تذکرہ معرض بحث میں نہ آسکا لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ یہ ہر ۳ جرائم مذکورالصدر محض اسی کمبخت

نشہ کی بدولت وقوع پذیر ہوئے ہیں جس کے کیفرِ کردار سے بچنے کے لئے کسی ملزم کی جانب سے متذکرۂ استثنائے قانونی کا عذر پیدا کیا جائے تو بھی اِس کا ثابت ہونا نہایت دشوار سمجھا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ تمثیل ذیل سے ظاہر ہے۔

تمثیل

خلاف مرضی نشہ استعمال کرائے جانیکا عذر۔

کمبخت نشہ ایک ایسی بُری چیز ہے کہ جس خیال اور جس جوہر کا انسان اُس کو استعمال کرے گا نشہ چڑھنے کے ساتھ اوس شخص کے اصل جوہر کھل جانا ایک امر لازمی ہے جس کے لحاظ سے قوم سکھ جو ایک شریف اور بہادر قوم ہے۔ اور زمانہ بہت کچھ تغیر پا جانے کے باوجود اِس قوم میں اب بھی بہادری کے جذبات اور بہادری کے جوہر موجود ہیں کہ اون کا بچہ بچہ ہتیار بندھے اور اون کا ہر فرد بشر پکا سپاہی سمجھا جاسکتا ہے باوجود شرافت قومی اون کو بدنام کرنیوالی کمبخت یہی نشہ سمجھی جاسکتی ہے۔ چنانچہ مستقر نانڈیڑ کا یہ واقعہ ہے کہ اِس قوم سکھ کے ایک شخص پریم سنگھ نے ایک روز سر سے اونچی شراب جو پی لی تو بہادری کے اصل جوہر نے یہ برا رنگ پیدا کیا کہ راستہ چلتے چلتے۔ ڈول ٹکس کے چوکیدار کے سامنے کچھ پیسوں کا ڈھیر جو دیکھ لیا تو بھری ہوئی بندوق لئے ہوئے چوکیدار مذکور کے سر پر پہونچ گیا کہ (۵ ما) روپیہ دے ورنہ جان سے مار ڈالتا ہوں اِس کے بعد وہاں سے جو نکلا تو راستہ چلتی بنڈی کے بیلوں کو بندوق کے کندے سے مار کر بنڈی بان سے بلا سبب ایک لڑائی مول لی اور راستہ رُوک دیا

جس کے سبب ریلوے موٹر بس کو گزرنے کے لئے جب راستہ نہ ملسکا اور موٹر ڈرایور و ٹکٹ چیکر نے کچھ کہا تو اون پر بندوق کا فیر کر دیا اور موٹر کا ہینڈ لمپ پھوڑ دیا جس کی پاداش میں منجانب پولیس چالان عدالت ہو کر منصفی ناندیڑ سے ایک ماہ قید با مشقت اور سو (۱۰۰) روپیہ جرمانہ کی سزا پائی جس کا اپیل نمبری ۱۳۱/۶ سنہ ۴۸ ف پریم سنگھ بنام سرکار عالی عدالت ضلع ناندیڑ میں میرے اجلاس پر پیش کیا جس کا فیصلہ میں نے بتاریخ ۱۵/اسفندار سنہ ۴۸ ف حسب ذیل صادر کیا ہے۔

فیصلہ

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ مستقر ناندیڑ پر ہنگولی گیٹ ریلوے کے قریب بتاریخ ۶/تیر سنہ ۱۳۴۷ ف سات آٹھ بجے شب۔ ناندیڑ کی سڑک سے ایک بنڈی گزر رہی تھی ملزم مرافعہ قوم سکھ نے بحالت نشہ چلتے چلتے بھر مار بندوق کے کندے سے اوس بنڈی کے بیل کو مارا اس پر بنڈی والا بنڈی سے اترا تو اوس کے ہاتھ کی لکڑی چھین کر اوسی سے بنڈی والے کو پیٹنے لگا۔ ان دونوں کی کش مکش اور راستہ کے بیچوں بیچ بنڈی ٹھیر جانے سے راستہ رک گیا جس کے سبب عین اوسیوقت ریلوے موٹر بس پہونچی اور راستہ بند ہونے کی وجہ لامحالہ اوس کو بھی رک جانا پڑا اس لئے اوس موٹر بس کے ٹکٹ چیکر اور ڈرایور نے راستہ چھوڑنے کے لئے کہا تو ملزم نے اوسی لکڑی سے موٹر کے ہینڈ لیمپ کو مار کر اوس کا آئینہ توڑ دیا۔ اور ان دونوں پر بندوق کا فیر کیا۔ لیکن نشانہ خالی گیا۔ اس طرح ان دونوں نے اپنی جان بچا کر وہاں سے نکلے اور بستی میں موٹر لانے کے بعد موٹر بس کے ٹکٹ چیکر

مذکور کی فریاد پر پولیس متعلقہ نے فوری تفتیش آغاز کی اور اُوسیوقت بر سر موقع پہونچکر صحت واقعہ کا پنچنامہ مُرتب کیا ملزم بھی اوسیوقت ملگیا جس کو کس حد تک عالم نشہ میں ہونیکی تصدیق کے لئے فوری رجوع ڈاکٹرخانہ کردیا گیا لیکن جس بندوق سے فیر کیا گیا تھا وہ بندوق اوسیوقت نہ ملسکی۔ بلکہ یہ واقعہ ۶/تیر ۱۳۴۷ ف م ۱۱/مئی ۱۹۳۸ء وقوع پذیر ہونے کے تیسرے روز بتاریخ ۱۳/مئی ۱۹۳۸ء جائے واردات سے قریب اوسی ہنگولی ریلوے گیٹ کے نزدیک ایک گڑھے میں یہ بندوق اور ملزم کا رومال پڑا ہوا گیٹ مین۔ ملازم ریلوے کو دستیاب ہوا جس نے ریلوے پولیس آفس میں داخل کیا۔ اِس طرح تفتیش کی تکمیل ہوجانے کے بعد پولیس نے اِس ملزم کو اِقدام قتلِ عمد دفعہ (۲۴۸) تعزیرات کے تحت چالان عدالت کیا منصفی ناندیڑ نے بعد تحقیقات مزاحمت و نقصان رسانی دفعات ۲۹۳/۲۵۹ تعزیرات کے تحت بحق ملزم ایک ماہ قید با مشقت اور ایکسو روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائی جرمانہ مزید ایکماہ قید با مشقت کی سزا تجویز فرمائی اس کی ناراضی سے منجانب مجرم سزایاب یہ اپیل پیش ہے روئداد مثل پر غور کیا گیا۔ شہادت تائید الزام میں منجانب پولیس حسب ذیل (۱۲) گواہ پیش ہوئے ہیں۔

(۱) گواہ نمبر (۱) مفتش مقدمہ منتظم صاحب پولیس۔

(۲) گواہ نمبر (۶) گماشتہ مقدم پولیس۔ پنچنامہ صحت واقعہ کا پنچ و کاتب

(۳) گواہ نمبر (۱۰) اسسٹنٹ سرجن صاحب ضلع ناندیڑ نے ملزم عالم نشہ میں ہونا لیکن اُس کے ہوش و حواس درست رہنے کی تصدیق کی ہے۔

(۴) گواہ نمبر (۷) موتی سنگھ قوم سکھ کا بیان ہے کہ واقعہ کے پہلے ملزم نے اُس گواہ کے پاس ایک ڈرام شراب پی کر ریلوئے گیٹ کی طرف

چلاگیا اُس کے ہاتھ میں برآمد شدہ بھرمار بندوق تھی اور رومال بھی تھا (بندوق ورومال کی شناخت کی گئی)

(۵) گواہ نمبر (۱۲) ٹول ٹکس نانڈیڑ کا چوکیدار ہے اور جائے واردات کے قریب ٹول ٹکس کی چوکی قائم ہے۔ اُس کا بیان ہے کہ یہ گواہ اپنی چوکی پر تھا ملزم نے پہلے اُسی کے پاس آکر اُس سے کہا کہ (مثلاً) روپیہ دیتے نہیں تو جان سے مار ڈالتا ہون ملزم کے پاس بھرمار بندوق بار بھری ہوئی تھی اُس نے اوس کو باتوں میں لگا کر اُس کو سڑک پرلے گیا اُدھر سے ایک بنڈی گزر رہی تھی تو ملزم نے بندوق کے کندے سے اُس بنڈی کے بیل کو مارا اور بنڈی والے سے جھگڑنے لگا۔ اتنا دیکھکر اُس گواہ نے اپنی ٹول ٹکس کی چوکی پر بجز اپنے اور کوئی نہ رہنے کی وجہ فوری واپس ہوگیا۔

(۶) گواہ نمبر (۲) وہی بنڈی والا ہے جس کی بنڈی کے بیل کو ملزم نے بندوق کے کندے سے مارا ہے۔

(۷) گواہ نمبر (۵) ریلوے موٹر بس کا وہی ٹکٹ چیکر ہے جس پر ملزم نے بندوق کا فیر کیا ہے اور جس نے پولیس میں فریاد کی ہے۔

(۸) گواہ نمبر (۴) اوسی ریلوے موٹر بس کا ڈرائیور ہے جس موٹر بس کے ہینڈ لیمپ کا آئنہ ملزم نے توڑ دیا ہے۔

(۹) گواہ نمبر (۹) وہی گیٹ مین ملازم ریلوے ہے جس کو ایک گڑھے سے ملزم کی بندوق اور رومال واقعہ کے تیسرے روز ملا ہے اوس نے ریلوے پولیس آفس میں داخل کر دیا ہے۔ جس کا پنچنامہ

(۱۰) گواہ نمبر (۴) ہیڈ کانسٹبل پولیس متعینہ ریلوئے اسٹیشن نے لکھا ہے۔

(۱۱) اوس پنچنامہ کا تیح گواہ نمبر (۱۱) ہے۔

(۱۲) گواہ نمبر (۸) موتہن سنگھ سکھ نے برآمدشدہ بندوق و رومال ملزم کا ذاتی ہونے کی شناخت کی ہے۔

اس شہادت تائید الزام سے ملزم پر جرم منسوبہ اچھی طرح ثابت ہے اس کی تردید میں ملزم نے سہ گواہان صفائی سے اس امر کے ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ اوس روز ملزم کے خلاف مرضی نشہ استعمال کرائی گئی تھی تاکہ دفعہ (۳۷) تعزیزات کے استثناء سے اس کو فائدہ ملسکے۔ لیکن

ہرسہ گواہان صفائی کا جبکہ یہ بیان ہے کہ شراب کی پہلی گلاس ملزم کو اس کے ہم قوم دوست نے باصرار پلائی تھی۔ اس کے بعد دوسر تیسرے گلاس کے پینے کے لئے کسی نے کوئی اصرار نہیں کیا بلکہ اس کا استعمال ملزم کی مرضی پر رہا ہے تو بقول حاکم ابتدائی ملزم کو زیادہ تر نشہ پہلے گلاس سے تو نہیں ہوسکتا۔ بلکہ دوسرے تیسرے گلاس کے پینے کے بعد ہی ہوسکنے کے لحاظ سے اوس دوسرے تیسرے گلاس کے پینے میں جبکہ کسی کا کوئی اصرار نہیں رہا اور ملزم نے اپنی مرضی سے اس کا استعمال کیا ہے تو استثناء مذکور سے ملزم کو کوئی فائدہ نہیں ملسکتا۔ اس استدلال منصفی سے مجھے بھی اتفاق ہے۔ بناءً علیہ حکم ہوا کہ اپیل نامنظور۔ فقط

شرح دستخط مولوی میر نصرت علی ناظم عدالت ضلع ناندیڑ

۱۵/ اسفندار ۱۳۴۶ف

بابِ ششم

رَفیقَانِ ہَم نوَالَہ وہَم پیَالہ کا حَشر

بابِ چہارم کے جلسۂ میخواری میں ہمارے ہیرو عمر بن سالم کے رفیقان ہم نوالہ و ہم پیالہ جن نشہ کے متوالوں کا نام بتایا گیا ہے۔ اون کے منجملہ

(۱) ایک شرابی دوست عبداللہ ڈرایور کا قصہ وہ یہ ہے کہ یہ حضرت نشہ میں سرشار ایک چاء کی دوکان کے سامنے موٹر لیجا کر لہرا کر دیگر مُفت ایک قضیہ مول لیا جس میں بعد فراری خود تو بال بال بچ گئے اور اُن کی مدد کو دوڑنے والا عمر بن سالم اور ایک تجارت پیشہ محمد حسین اِس شرابی کی موٹر میں سوار ہو کر گرفتار بلا ہونے والا۔ اِن دونوں نے مُفت سزا بھگت لی۔ جیسا کہ حسب صراحت بابِ پنجم کے مندرجہ (جرم و ہلۂ اول) کے متذکرۂ فیصلہ منصفی نانڈیڑ سے ظاہر ہے جس سے نتیجہ یہ برآمد ہو رہا ہے کہ میخواروں سے دُور رہو اور میخواروں کی دوستی کا ہرگز اعتبار نہ کرو اگر اُن کی مدد کو دوڑ جاؤ گے تو وہ بچ جائینگے اور مدد کو دوڑنے والے مُفت پھنس جائینگے۔

دوسرے شرابی دوست محمد خواجہ عرف میاں عرب کی ہسٹری یہ ہے کہ اُن کے سر پر ہمیشہ نشہ کا جن ایسا سوار رہا کہ کئی دفعہ اُنہوں نے

جیل کی ہوا کھائی اور سوء اتفاق سے بال بال بچتے بچتے بالاخر ایسی بری طرح پھنسے کہ بجرم قتل عمد سپرد ششن ہوئے۔ ملاحظہ ہوں حوالہ جات مقدمات فوجداری مرتبہ منصفی نا ندیڑ۔

(۱) مقدمہ فوجداری نمبری ۹۵/۲ ۱۳۴۳؁ف سرکار عالی ذریعہ احمد خاں

بنام

محمد خواجہ وغیرہ

علت

عمداً ضرر شدید دفعہ ۲۶۵ تعزیرات

اس مقدمہ میں فرد جرم سنائی جانے کے بعد منصفی موصوفہ سے مجرمین تباریخ ۲۸ / امرداد ۱۳۴۳؁ف بعدم ثبوت بری ہوئے ہیں۔

(۲) مقدمہ فوجداری نمبری ۵۹/۲ ۱۳۴۴؁ف سرکار عالی ذریعہ پر بہاجی

بنام

محمد خواجہ

علت

خطرناک حربوں سے ضرر۔ دفعہ ۲۶۴ تعزیرات

اس مقدمہ میں فرد جرم سنائی جانے کے بعد منصفی موصوفہ سے مجرم بر بناء راضی نامہ مستغیث تباریخ ۲۵ / اسفندار ۱۳۴۴؁ف بری ہوا ہے۔

(۳) مقدمہ فوجداری نمبری ۱۲۹/۱ ۱۳۴۴؁ف سرکار عالی ذریعہ محمد حاجی

بنام

محمد خواجہ

علت

گرفتاری جائز میں مقابلہ اور سرکاری ملازم کو ادائی فرائض سے باز رکھنے کے لئے جبر مجرمانہ دفعات ۲۲۴ ۲۹۴ تعزیرات۔

بعد دریافت منصفی موصوفہ سے بتاریخ ۲۶/۲ آبان ۱۳۴۴ ف مقدمہ بعدم ثبوت خارج اور ملزم رہا ہوا ہے۔

(۴) مقدمہ فوجداری نمبری ۱/۲ ۱۳۴۶ ف۔ سرکار عالی ذریعہ اباجی

بنام

محمد خواجہ

علت

قتل عمد۔ دفعہ ۳۰۲۔ تعزیرات۔

منصفی موصوفہ سے بعد دریافت بتاریخ ۵ ر تیر ۱۳۴۶ ف ملزم کو سپرد سشن اورنگ آباد کیا گیا ہے۔

نوٹ۔ کہا جاتا ہے کہ قاتل نے نشہ کی ذہن میں اپنے محسن مقتول سے چار آنہ طلب کیا جب مقتول نے دینے سے انکار کیا تو قاتل نے ایک چھرے سے مقتول کو موت کے گھاٹ ایسا اتارا کہ اوس نے دم تک نہ لیا جو نہایت عبرت کا مقام ہے۔

بپاداش اس کے قاتل مذکور کی نسبت سشن اورنگ آباد نے حبس دوام کی رائے دی اور وہ اس وقت اپنے کرتوتوں کی سزا بھگت رہا ہے۔

تیسرے شرابی دوست ان سب کے گرو گھنٹال عبدالکریم بن عبداللہ عرب متوطن ناندیڑ ساکن عرب گلی ناندیڑ نشہ میں ہمیشہ مست و مخمور کے بڑے بڑے کارنامے مشہور رہیں۔ سزایاب ہونیکی وجہ اس کا نام پولیس شہر بندوبست ناندیڑ کے رجسٹر نمبر (۷ ب) بدمعاشان کے سلسلہ نمبر (۸۶) پر

بتاریخ ۹/امرداد ۱۳۳۵ف درج ہوا ہے زبان اُردو مرہٹی سے واقف لکھا ہے۔ اُن کے کارناموں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) مقدمہ فوجداری عدالت ضلع ناندیڑ ۱۰/۲ ۱۳۳۳ف سرکار عالی ذریعہ مرزا عباس

بنام

محمد نصیر وغیرہ

علت

ذریعہ نقب زنی وقت شب سرقہ دفعات ۳۸۶/۳۱۶ تعزیرات

اِس مقدمہ میں اِس ملزم عبدالکریم عرب کی عمر (۲۵) سالہ لکھی ہے اور عدالت ضلع ہٰذا سے بعد تحقیقات اِس ملزم عبدالکریم وغیرہ کو تحت دفعات مذکور تین تین ماہ قید باشقت اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا بتاریخ ۲۱/فروردی ۱۳۳۳ف دیگئی ہے۔

اِس کا اپیل اولیٰ صدر عدالت نے نامنظور فرمایا اور اپیل ثانی معزز ہائیکورٹ نے بتاریخ ۸/بہمن ۱۳۳۴ف منظور فرماکر ہر دو مجرمین کو الزام منسوبہ سے بری فرمایا۔

(۲) مقدمہ فوجداری منصفی ناندیڑ ۱۵۹/۲ ۱۳۳۶ف سرکار عالی ذریعہ قدیرالدین

بنام

عبدالکریم

علت

خطرناک حربوں سے ضرر شدید دفعہ ۲۶۶ تعزیرات

کہاجاتا ہیکہ ملزم نے بحالت نشہ برہنہ تلوار لئے ہوئے ایک طفل کا تعاقب کیا اوس بچہ کو مستغیث بچانا چاہا تو مستغیث پر تلوار کے متعدد وار کئے سیدھا

ہاتھ ہمیشہ کے لئے بیکار ہوگیا۔ منصفی نے بعد تحقیقات بتاریخ ۲۰/ شہریور ۱۳۳۶ف مجرم کو دو سال قید با مشقت کی سزا دی۔

(۳) منصفی ناندیڑ کی مثل مقدمہ فوجداری ۳/۴ ۱۳۴۴ف کا اگزبٹ (۸) دیکھنے سے ظاہر ہے کہ منصفی نے اس ملزم کو نشہ کا عادی مردم آزار ہونے کے بیان سے بتاریخ ۶/ بہمن ۱۳۳۹ف یکسال کے لئے پابند مچلکہ وضمانت رقمی یکصد روپیہ فرمایا ہے۔

(۴) منصفی ناندیڑ کی مثل مقدمہ فوجداری مذکور ۳/۴ ۱۳۴۴ف کا اگزبٹ (۹ - ۱۰) دیکھنے سے ظاہر ہے کہ منصفی نے اس ملزم پر جرم سرقہ بالجبر ثابت قرار دیکر از دیاد سزا کے لئے اُس کو بتاریخ ۲/ آبان ۱۳۳۹ف سپرد سشن کیا لیکن سشن نے بمنظوری اپیل ملزم کو بری فرمادیا۔

(۵) منصفی ناندیڑ کی مثل مقدمہ فوجداری مذکور ۳/۴ ۱۳۴۴ف کا اگزبٹ (۱۱) دیکھنے سے ظاہر ہے کہ پولیس نے ملزم کو تحت دفعہ ۱۰۶ اپابند ضمانت کرنے کے لئے منصفی میں پیش کیا تھا۔ منصفی نے بعد تحقیقات پولیس کی رپورٹ مذکور بتاریخ ۲۳/ اردی بہشت ۱۳۴۱ف نامنظور فرمادی۔ اسکے بعد

(۶) منصفی ناندیڑ کی مثل مقدمہ فوجداری مذکور ۳/۴ ۱۳۴۴ف یہ ہے کہ پولیس نے اس ملزم کو حسب ذیل شکایتوں کے ساتھ تحت دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری پابند ضمانت کرنے کے لئے دوبارہ پیش کیا ہے۔

(الف) رتن سنگھ گردوارہ ناندیڑ نے ۱۴/ آذر ۱۳۴۱ف پولیس میں یہ درخواست دی کہ ملزم نے بحالت نشہ سینہ خانہ اتوارہ میں لکڑی سے مارا۔

(ب) سید چاند غنیم پورہ ناندیڑ نے ۲۷/ آذر ۱۳۴۱ف یہ درخواست

دی کہ ملزم نے بحالتِ نشہ مکان پر آکر دنگا فساد کیا۔

(ج) ستوا دھیڑ وزیر آباد ناندیڑ نے ۲۲/امرداد ۱۳۴۱ف
درخواست دی کہ اُس کی ہمشیرہ کو ملزم نے بحالتِ نشہ آکر مارا ہے۔

(د) عیوض بی بنت سالم عرب گلی ناندیڑ نے ۱۶/آذر ۱۳۴۲ف
درخواست دی کہ ملزم نے بحالتِ نشہ اُس کے مکان پر آکر آمادۂ فساد ہوا
اور مارنے کی دہمکی دی۔

(ھ)۔ سماۃ جائی دھیڑنی وزیر آباد ناندیڑ نے ۴/بہمن ۱۳۴۲ف
درخواست دی کہ ملزم بحالتِ نشہ روزآنہ آکر پریشان کرتا ہے۔ اس سے
جان کا خوف ہے۔

(و) گنجانند زرگر ساہوکار ناندیڑ نے ۲۲/تیر ۱۳۴۲ف درخواست
دی کہ ملزم نے بحالتِ نشہ دوکان پر آکر گالیاں دیں۔ تولنے کا کانٹا پھینک دیا۔
اور مارنیکی دہمکی دی۔

(ز) رحمت اللہ بیگ ٹانگہ والا مارواڑی گلی ناندیڑ۔
(ح) بابن صاحب ٹانگہ والا غنیم پورہ ناندیڑ۔
(ط) عبدالرحمن ٹانگہ والا کمار ٹیکری ؍؍

ان ہرسہ شاکیوں نے امرداد ۱۳۴۳ف الگ الگ درخواستیں دیں کہ
ملزم نے بوقتِ شب بحالت نشہ چوک ناندیڑ میں یکے بعد دیگرے
ٹانگوں کو روکا ٹانگہ کی چہت پر ڈنڈے رسید کئے سوار شدہ مسافروں
کو ٹانگہ سے اُوتار دیا۔

(ی) شیخ اسمٰعیل دوکاندار چوپاٹی ناندیڑ۔
(ک) بڈہن صاحب ٹانگہ والا غنیم پورہ ناندیڑ
(ل) عبدالعزیز ٹانگہ والا فتح برج ناندیڑ۔

ان ہرسہ شاکیوں نے ۸/شہریور ۱۳۴۳ف الگ الگ
درخواستیں یہ دیں کہ۔ ملزم

نے بحالت نشہ بوقت شب

شخص اولذکر شیخ اسمٰعیل کی درخواست ہے کہ ملزم نے گلاب حلوائی
دوکان پر آکر مٹھائی مانگی۔ گنپت نے سمجھایا تو اوس کو طمانچہ مارا اور تلوار
راستہ پر کودتا رہا۔
علاقہ صفائی کی قندیل پر تلوار کا وار کیا۔ جوتا حلوائی کی دوکان پر پھینکا۔
احمد حسین لڑکے کو دھپہ مارا تلوار گلے پر لگاکر گالیاں دیں۔ راستہ والے
یشان ہوکر بھاگ گئے۔
شخص ثانی الذکر بدھن صاحب کی درخواست ہیکہ ملزم نے اُس کا
نگہ روک کر ٹانگہ کی قندیل چھین لی۔ مسافر جو سوار تھے ڈر کر ٹانگہ سے اُوتر
گئے۔
شخص ثالث الذکر عبدالعزیز کی درخواست ہیکہ ملزم نے اُس کے ٹانگہ
سواریاں اُوتار کر اور خود سوار ہوکر ٹانگہ مکان تک لیگیا۔
نوٹ۔ یہ تمام واقعات مذکورالصدر ایسے ہیں کہ اُن سے جرائم
عزیری کا ارتکاب ہوجانا ظاہر ہے جس کے لحاظ سے دفعہ ۱۰۶ ضابطہ
فوجداری میں واقعات مذکور داخل نہیں ہوسکتے اس لئے منصفی نے
پولیس کی رپورٹ مذکور بتاریخ ۹ تیر ۱۳۴۴ ف نامنظور فرمادی ہے۔
اس کے بعد

(۷) عدالت ضلع ہذا کی مثل مقدمہ فوجداری نمبری ۱۷/۲ ۱۳۴۵ ف

سرکار عالی ذریعہ ساولا رام

بنام

عبدالکریم

علت

سرقہ بالجبر۔ دفعہ ۳۲۸ تعزیرات

ملزم مذکور چالان عدالت ہوا۔ عدالت ضلع ہذا نے بعد تحقیقات تحت دفعہ ۳۲۰ تعزیرات استحصال بالجبر تباریخ ۲۱/ تیر ۱۳۴۵ف سہ سال قید بامشقت کی سزا دی۔ صدر عدالت نے بمنظوری اپیل تباریخ ۲۰/ شہریور ۱۳۴۵ف مجرم مذکور کو الزام منسوبہ سے بری فرمادیا۔

اِس کا اپیل منجانب پولیس پیش ہوکر معزز ہائیکورٹ سے تباریخ یکم تیر ۱۳۴۶ف نامنظور رہوا۔ اِس کے بعد

انجمن ترک مسکرات کی کوششوں کا اثر

اِس پرلے درجہ کے زبردست شرابی کے دل پر انجمن ترک مسکرات کی کوششوں کا یہ اثر ہوا کہ اِس عبدالکریم نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور تمام برائیوں سے تائب ہوکر اس ضلع ناندیڑ کی صحبتوں سے کنارہ کش ہونے کے لئے ترکِ وطن کرکے سنا جاتا ہے کہ اپنی سسرال واقع پاتھری ضلع پربھنی میں نیک رویہ گی کے ساتھ گزار رہا ہے۔ خدائے پاک اس ارادہ میں اوس کو استقامت بخشے۔

باب ہفتم

منجانب گورنمنٹ انسدادی تدابیر

ضلع ناندیڑ میں بکثرت مئے نوشی جاری ہے جس کی چند مثالیں اُوپر ظاہر کیجا چکی ہیں اور اس میں اس قدر غلو ہیکہ لوگ خفیہ طور پر اپنے اپنے گہروں میں خفیہ شراب کشیدگی سے بھی چوکتے نہیں اس لئے اُس کے انسداد میں سررشتہ آبکاری سے خاص طور پر اس ضلع کے لئے اِنسپکٹران آبکاری کی تعداد زیادہ فرما دی گئی ہے اور اُن میں چند انسپکٹران آبکاری کو خفیہ نگرانی کے لئے بھی مقرر فرمایا گیا ہے۔ جس کی بنا پر پولیس کی طرح سررشتہ آبکاری نے بھی اس ضلع میں نہایت کامیابی کے ساتھ اپنا کام جاری رکھا ہے چنانچہ صیغہ عدالت کے سالانہ تختہ نمبر (۱) جرائم سے اس پورے ضلع کے مقدمات خلاف ورزی قانون آبکاری کی تعداد سنہ سالہ حسب ذیل رہی ہے۔

زمانۂ کارگذاری	سنہ	تعداد ملزمین چالان شدہ	تعداد ملزمین سزایاب	تعداد ملزمین رہا یا بری شدہ
۱	۲	۳	۴	۵
(۱) مجھ سے پہلے	سنہ ۱۳۴۶ف	۱۷۴	۵۱	۱۲۳
(۲) میرے اس ضلع میں آنے کے بعد	سنہ ۱۳۴۷ف	۱۴۹	۷۳	۷۶
	سنہ ۱۳۴۸ف	۸۶	۴۷	۳۹

حصّہ دوم

بھنگ کا رنگ

باب ہشتم

بھنگ کی نشہ شراب کی نشہ سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اِس بھنگ کی نشہ میں اِنسان جس خیال کا ہو وہی خیال اوس کو درجہ کمال تک پہونچا دیتا ہے۔ کوئی شخص اس کو پی کر ہنسی میں پڑے تو ہنستا ہی رہے اور رُونے میں پڑے تو رُوتا ہی رہے اسی طرح جس کام میں پڑے نشہ اُترے تک اوسی میں مصروف رہے اور یہ نشہ ایسی اندھی نشہ ہے کہ (اندھے کو اندھیرے میں بڑی دُور کی سُوجھی) کے مِصداق اِس نشہ والے کو جو سوجھتی ہے بڑی دُور کی سوجھتی ہے۔ آسمان وزمین اُس کی نظروں میں گھومتے ہوئے ایک ہوجاتے ہیں اور پہاڑ مکھی کے برابر نظر آنے لگتا ہے اور ایسی دیوانی ہمت پیدا ہوجاتی ہے کہ پہاڑ کو بھی لات ماردن تو پانی پانی ہوجائے۔ مشہور ہیکہ یہ نشہ اِنسان کو سات آسمان کی سیر کراتی ہے اِس سے وہ وہ بلند پروازیاں پیدا ہورہتی ہیں اور اِنسان وہ وہ سبز باغ دیکھتا ہے کہ ایک بار وہ سماں دیکھ لینے کے بعد (یکبار دیدم و دوبارہ ہوس) کے مصداق اِس کا چسکا اِنسان سے چھوٹنے نہ پائے۔ اور اسی دھن میں جو دھن اُس کے

دماغ میں آجائے پھر وہ ذہن اُس کے دماغ سے نکلنے نہ پائے اِس لئے
اُس کا نشیلا اپنی دُھن کا بڑا پکا ہوتا ہے کوئی قوت اور کوئی آواز اُس کے
ارادہ کو بدل نہیں سکتی اور تخیلات میں ایسی یکسوئی پیدا ہو رہتی ہے کہ انسان
کسی ایک ذہن میں ایسا منہمک ہو جاتا ہے کہ اُوس کو دُنیا و ما فیہا کی خبر
نہیں رہتی اِسی سبب بعض فقیر یادالہٰی سے اپنے تخیلات نہ بھٹکنے دینے
کے لئے اور یادالہٰی میں یکسوئی حاصل کرنے کے لئے اِس نشہ کا اِستعمال کرتے
رہے ہیں تا اِس نشہ کی ذہن میں یادالہٰی اور مراقبہ میں ایسے منہمک اور بلند
پرواز رہیں کہ اُن کو دُنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہ رہے۔

چونکہ گرو گوبند نانک مہاراج کی ہستی بھی ایک بزرگ ہستی تھی اِس لئے
اُونہوں نے محض یادالہٰی میں ہمہ تن محو رہنے کی خاطر اِس نشہ کے اِستعمال
کی اِجازت اپنی قوم سکھ کو جو دی ہے۔ اُس کے سبب گردوارہ ناندیڑ میں
بطور (پرشاد[1]) روزانہ بھنگ نوشی جاری ہے اُس سے مقصد یادالہٰی
میں مشغول رہنیکا ہو سکتا ہے۔ بجائے اِس کے بعض افراد نے یہ تو نہ دیکھا کہ اِس
نشہ کی اجازت کس محل و موقع پر حاصل ہے وہ یہ کہ محض یادالہٰی کے موقع پر یا
تفریح طبع کے لئے محل و بے محل سفر و حضر میں بھی اُس کی اِجازت ہے اِس
اِمتیاز سے طبقہ شرفا، قوم مذکور ہر گز غافل نہیں۔ اِس کے خلاف چند اَفراد
ناواقف اِمتیاز۔ کا اِس اِمتیاز کو اُوٹھا دیکر محل و بے محل اِس نشہ کا اِستعمال
کرنیکا خطرناک نتیجہ یہ پیدا ہوا ہیکہ
عدالت ضلع ناندیڑ کا مقدمہ فوجداری نمبری ۳۱/۲ ۳۳۴۱ ف۔

---

[1] دیکھو اِس کتاب کا دیباچہ خاص مستقر ضلع کے حالات کا ضمنی فقرہ (۱۲/۱)

سرکار عالی ذریعہ (۱) لکا رام و (۲) لالو وڈر
بنام
(۱) جیون سنگھ عمر (۳۶) سالہ (۲) پیارا سنگھ عمر (۸۰) سالہ ملزمین
علت
ضرر شدید دفعہ (۲۱۶) تعزیرات
تاریخ وقوع جرم ۲۸/امرداد ۱۳۳۶ف شام کے (۵) بجے۔

واقعات۔ مہتمم صاحب گردوارہ نانڈیڑ نے لنگر خانہ گردوارہ نانڈیڑ کے پکوان کے لیئے جلانیکی لکڑی کے انتظام کے تحت احاطہ گردوارہ کے باہر ایک درخت تمر ہندی کٹوایا تھا اس کی لکڑی احاطہ گردوارہ کے اندر لنگر خانہ میں پہونچادینیکا ٹھیکہ ایک وڈر کو دیا جس پر وڈر مذکور نے اپنی بنڈی پر لکڑی بار کرکے احاطہ گردوارہ کے اندر لنگر خانہ کی طرف جب لے چلا تو ہر دو ملزمین مذکور قوم سکھہ سمیان جیون سنگھ و پیارا سنگھ جو دونوں بھی نانڈیڑ کے رہنے والے ہیں بلکہ محض زیارات کے لیئے یہاں آکر گردوارہ میں بطور مہمان مفت کھاتے پیتے پڑے ہوئے تھے اِن دونوں نے لکڑی کی بنڈی مذکورہ گردوارہ کے اندر کی سڑک پر آتے ہوئے جو دیکھی تو نشہ میں یہی سوجھی کہ اِن دونوں سکھوں نے یہ کہکر کہ گردوارہ کے اندر بنڈی کیسی لائی گئی اوس وڈر کو مار کر نکال دیا اور بنڈی بھی چھین لی اور اُن دونوں سکھوں کی نشہ نے ان دونوں سکھوں کو اِس قدر حواس باختہ رکھا کہ وڈر مذکور کا کوئی عذر اونکے روبرو قابل قبول نہ قرار پایا اسلیئے وڈر مذکور مجبور و لاچار اپنے گھر جاکر اپنے بڑوں سے یہ واقعہ کہا جس پر دو وڈروں نے گردوارہ پہونچکر مہتمم صاحب گردوارہ سے اون دونوں سکھوں کی شکایت کی اور اپنی بنڈی چھوڑا لیکر

اپنے گھر واپس آئے اور اُن وڈرونکی پشت پر دہ دونوں سکھ مسلح اُن وڈروں کے گھر پہونچ کر اس وجہ سے کہ اُن دونوں وڈروں نے ان دونوں سکھوں کی شکایت اُن کے روزی رسان مہتمم صاحب گرد واڑہ کے روبرو کی تہی اُن دونوں وڈروں پر چکر (جو ہتیار سر پر باندھا جاتا ہے) سے وار کئے نشہ میں اس کے وار خالی گئے تو تلواروں سے متعدد ضربات پہونچائے عدالت ضلع نے بعد تحقیقات بتاریخ ۳/بہمن ۱۳۲۷ف تحت دفعہ منسوبہ ان دونوں مجرمین کو دو دو سال قید باشقت کی سزا دی اور یہی تجویز سزا معزز ہائیکورٹ سے بھی بتاریخ ۱۵/تیر ۱۳۲۷ف بحال رہی۔

اِس دو سال قید اور بزمانہ قید بہنگ نوشی سے محروم رہنے سے جیون سنگہ کو گورنمنٹ کا اور اوس کے مقررہ اوس قانون کا جس کے شکنجہ میں پہنسکر یہ شخص تبرک نشہ بہنگ نوشی کی نعمت سے ایک عرصہ دراز تک محروم رہا تھا سخت مخالف بنادیا اور قید سے رہائی پانے کے بعد ایک عرصہ کا بچھڑا اِس بہنگ کا جام جو چڑھایا تو قانون شکنی کا سودہ اوس کے سر سمایا جس کے سبب ڈویژن آفیسر صاحب ناندیڑ نے تحت دفعہ (۱۰۶) ضمن (ھ - و) ضابطہ فوجداری اسی جیون سنگہ کے ہم قوم سکھوں کی شہادت قلمبند فرمانے کے بعد اس کو اور اس کے دو ساتھ والے سکھوں کو یعنی

(۱) جیون سنگہ سکھہ سرغنہ کو تین سال کے لئے دو ہزار روپیہ کا
(۲) ہیرا سنگہ سکھہ کو دو سال کے لئے ایک ہزار روپیہ کا
(۳) دلیپ سنگہ سکھہ کو چھ ماہ کے لئے ایک سو روپیہ کا
} پابند مچلکہ و پابند ضمانت نیک چلنی فرما دیا۔

بُرے وقت کون ساتھ دینے والا ہے کسی سکھہ صاحب نے بھی اُون کی ضمانت قبول نہ کی جس کے سبب جیون سنگہہ معہ رفیق دوبارہ داخل جیل ہوا اِن

ہرسہ سکھوں نے میرے اجلاس عدالت ضلع پر الگ الگ اپیل پیش کیا لیکن روئداد ایسی قوی تھی کہ میں نے بھی اون ہرسہ ملزمین کے اپیل نا منظور کیا جیون سنگہ سرغنہ مذکور ولد نہال سنگہ ایک معمولی جثہ کا آدمی ہے جس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔

گندمی رنگ۔ لاغر جسم۔ معمولی بینی۔ کشادہ پیشانی۔ چار فٹ قد۔ معمولی چشم۔ غیر پیوستہ آبرو۔ شکم پر چار داغ۔

باوجود نحیف الجثہ کوتاہ قد ہونیکے جو نظروں میں بہر نہیں سکتا یہی جیون سنگہ سرغنہ محض بھنگ کی اُسنگ میں ایسی ایسی خطرناک جرائت پر جرائت بمقام ناندیڑ کی ہے کہ ایک تہلکہ پیدا کر دیا ہے جیسا کہ خود اُس کے ہم قوم سکھ بھائیوں کی شہادت سے ثابت ہے اُسکی پوری تفصیل میرے مصدرہ ایک فیصلہ اپیل سے ظاہر ہوگی جو حسب ذیل ہے۔

عدالت فوجداری ضلع ناندیڑ کا مقدمہ مرافعہ فوجداری نمبری ۱۸/۴ سنہ ۱۳۴۷ف جیون سنگہ بنام سرکار عالی و نمبری ۴۸/۴ سنہ ۱۳۴۷ف ہیرا سنگہ بنام سرکار عالی فیصلہ مصدرہٗ ۳/ امرداد سنہ ۱۳۴۷ف

فیصلہ۔ اِس مقدمہ کے واقعات قابل تذکرہ یہ ہیں کہ مستقر ناندیڑ پر قوم سکھ کا ایک گردوارہ واقع ہے جس کے درشن کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں اِس گردوارہ سے کچھ فاصلہ پر ایک مال ٹیکڑی موسوم ہے جس مال ٹیکری پر گردوارہ سے قوم سکھ کا قومی نشان لیجانیکا ایک طریقہ جدید بعض سکھ لوگ جاری کیا چاہتے تھے جس پر فرقہ واری فساد پیدا ہو کر بہت بڑی خونریزی کیوجہ گورنمنٹ سے اس قومی نشان کو مال ٹیکڑی مذکور پر لیجانیکی ممانعت کر دی گئی ہے اِسلئے قوم سکھ ایک عرصہ دراز سے اُس مال ٹیکڑی پر اپنا قومی نشان مذکور لیجانے سے باز آچکے ہیں باوجود اِس کے گورنمنٹ کے ممانعتی احکام توڑنے

لے لئے اور وہی فرقہ واری فساد و خونریزی پیدا کرنے کے لئے اسی جیون سنگھ
سرغنہ کی سرکردگی میں چند سکھ لوگ جن میں ہیرا سنگھ بھی داخل ہے پنجاب سے
اس گردوارہ نانڈیڑ میں بتاریخ ۱۳/ آذر ۱۳۴۷ف وارد ہوکر فرقہ واری فساد پر
یہاں کے لوگوں کو ابھارنا شروع کیا اور سردار بابا کشن سنگھ مہتمم گردوارہ سے
اس قومی نشان کو بزور شمشیر مال ٹیکڑی لیجانے کے لئے اپنے حوالہ کرنیکا مطالبہ کیا
اور فرقہ واری خونریزی پیدا کرنے کے لئے قانون شکنی کی ابتداء اس طرح کی کہ گردوارہ
کی کسی قسم کی کوئی خدمت اُن کے سپرد نہ ہونے کے باوجود ان لوگوں نے اسی ملزم
سرغنہ کی سرکردگی میں اس گردوارہ کے آنے جانے والوں کی بلاوجہ جامہ تلاشی لیکر
مار دھاڑ شروع کی اور نقض امن برپا کردیا وہ اس طرح کہ

(۱) ملزم جیون سنگھ سرغنہ کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ جن میں ہیرا سنگھ مرافع بھی
شریک ہے ۱۳/ امرداد ۱۳۴۷ف نانڈیڑ پہونچتے ہی قومی نشان کو مال ٹیکڑی پر بزور
شمشیر لیجانے کے لئے اقوام سکھ کو ابھارنا اور قومی نشان مذکور اپنے حوالہ کرنے
کے لئے مہتمم گردوارہ سے مطالبہ اور اصرار کرنا۔

(۱) گواہ نمبر (۲) مہتمم گردوارہ
(۲) گواہ نمبر (۵) گلاب سنگھ
(۳) گواہ نمبر (۶) حضورا سنگھ

خود ہر دو ملزمین کے ہم قوم ان ہر سہ گواہوں سے ثابت ہونے کے سوائے

بروئے دفعہ (۱۱۶) ضابطہ فوجداری اس قسم کی انسدادی کارروائیوں میں سنی
سنائی شہادت بھی کارآمد ہونے کے لحاظ سے ہر دو منتظم صاحبین پولیس کا بیان
بھی وقعت کی نگاہوں سے دیکھنے کے قابل ہے۔ اس کے بعد

(۲) گواہ نمبر (۷) رامیا اپنے بال بچوں کے ساتھ درشن کے لئے بتاریخ ۱۳/
آذر ۱۳۴۷ف گردوارہ جب پہونچا تو جیون سنگھ سرغنہ ملزم تبر ہاتھ میں لیا ہوا آرہا تھا

اوراس گواہ کی عورتوں کو ڈرا دھمکا کر درشن سے محروم رکھا اسکے بعد
(۳) گواہ نمبر (۳) اسداللہ خطوط رسان خطوط تقسیم کرنے کے لئے گردواڑہ جانا گنا ہوگیا اسی ملزم جیون سنگھ سرغنہ نے اپنے شریک کار ہیرا سنگھ کے ساتھ اس خطوط رسان کی جامہ تلاشی لی جب اُسکے پاس چٹا بیڑی کچھ نہیں نکلا تو یہ کہکر کہ پیرد ہوکر کیوں نہ آیا۔ تلوار کھینچکر حملہ کیا حضورا سنگھ گواہ نمبر (۶) نے اِس خطوط رسان کی جان بچائی جیسا کہ دیگر گواہوں نے بھی کہا ہے۔ اِس کے بعد
(۴) شامت کا مارا افضل علیخاں کانسٹیبل پولیس گواہ نمبر (۴) وہاں پہونچ گیا تو سالے تو یہاں کیوں آیا کہکر ہیرا سنگھ ملزم مرافع نے تبر سے اوس گواہ کے ہاتھ پر اور جیون سنگھ سرغنہ ملزم مرافع نے بھی تبر سے اس گواہ کے سر پر وار کر کے زخمی کر دیا دوسرے سکھوں نے اس پر رحم کھا کر اوسکو اُن دونوں کے چنگل سے چھوڑا دیا۔ جن چھوڑانے والوں میں۔
گلاب سنگھ۔ حضورا سنگھ۔ گواہ نمبر (۵) و (۶) بھی شامل ہیں۔ اِس کے بعد
(۵) جیون سنگھ سرغنہ ملزم مرافع نے اپنے ساتھیوں کو ہمراہ لئے ہوئے جن میں ہیرا سنگھ مرافع بھی شریک ہے گردواڑہ کے دروازے کی چھت پر ایسے مقام پر چڑھکر پولیس کا مقابلہ کیا کہ اُن لوگوں تک دوسروں کی رسائی ناممکن تھی جو واقعہ اخبارات میں بھی گشت کر گیا پانچ روز تک یہی حالت رہی دوسرے مقامات سے امدادی پولیس آجانے کے سوائے خود جناب صدر ناظم صاحب پولیس بہ نفسِ نفیس نانڈیڑ پہونچکر اِس جیون سنگھ سرغنہ سے یہ وعدہ لیکر کہ پھر کبھی وہ نانڈیڑ نہ آئیگا۔ اِن ملزمین کے مقابل بروئے قانون تعزیری کوئی صورت ضابطہ اختیار کئے بغیر ان ملزمین کو گردواڑہ سے سفر خرچ دلوا کر امرت سر کو واپس فرما دیا اِس رعایت کی ملزمین نے کوئی قدر نہ کی بلکہ

(۶) اِس سے پہلے اپنے ایک ساتھی دلیپ سنگہ کو ناندیڑ روانہ کیا گیا اور وہ یہاں آکر حسبِ سابق ادن اشخاص سے جنہوں نے فساد سابقہ کے وقت اُن لوگوں کی ساخت باخت میں شریک تھے پھر اُنہی اشخاص سے پھر وہی ساخت باخت شروع کی اور اَمن عامہ میں فرقہ واری فساد سے نقصِ اَمن پیدا کرنیکے لئے لوگوں کو اُبھارنے لگا اور اپنے عقب جیون سنگہ سرغنہ عنقریب واپس آنیکا مژدہ سنا کر لوگوں کو تیار کرنے لگا جس پر اُسی دلیپ سنگہ کو پولیس نے اِس سے پہلے عدالت میں پیش کر کے اُسکو پابند ضمانت کرا دیا ہے دیکھو عدالت ضلع ہذا کی مثل مقدمہ مرافعہ نمبری ۴۵/۶ ۱۳۴۷ف اسکے بعد

(۷) سرغنہ مذکور جیون سنگہ ملزم مرافع بھی اپنے ساتھ ہیرا سنگہ ملزم مرافع کو لئے ہوئے ۲۸/امرداد ۱۳۴۳ف شب کے (۱) بجے گردواڑہ ناندیڑ میں داخل ہو کر سیدھے گردواڑہ کے دروازہ کی وہی چھت جہاں سے اِس سے پہلے اُس نے قبضہ کر لیکر مورچہ بندی کر لینے کے بعد پولیس کا مقابلہ کیا تھا اُسی چھت کا راستہ لیا لیکن جناب مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی اول تعلقدار ناندیڑ کی دُور اندیشی سے اُس چھت کا راستہ پہلے سے بند کر دیا جا کر دیوار چنوا دیگئی تھی جسکے سبب اس ملزم مُرافع جیون سنگہ سرغنہ کو اور اُسکے ساتھی ہیرا سنگہ ملزم مُرافع دیگر کو اُوپر جانیکا راستہ نہ ملا اِسلئے راستہ چنوا دینے والوں کو گالیاں دیتا ہوا پلٹا اور باقیہ شب قوم سکھ کے جو لوگ گردواڑہ میں شب کے رہنے والے تھے اُن لوگوں کو یہ دونوں فرقہ واری فساد کیلئے اُبھارتے رہے اِسکی اِطلاع شبا شب پہونچنے کے معاً بر وقت بالکل سویرے ہی سویرے جناب اول تعلقدار صاحب موصوف معیت مسٹر پین ریڈی صاحب مہتمم پولیس و مولوی محمد کاظم صاحب مددگار مہتمم پولیس گردواڑہ پہونچکر اِس جیون سنگہ ملزم مرافع کو برہنہ شمشیر لئے ہوئے اور لاف زنی کرتے ہوئے جب دیکھا تو نہایت دلیری اور حکمت عملی کیساتھ اِس جیون سنگہ سرغنہ ملزم سے ہتیار چھین والیکر اُن دونوں کو گرفتار کروا دیا جنکی گرفتاری بروئے دفعہ (۱۱۱) ضابطہ فوجداری بالکل جائز ہے چنانچہ جیون سنگہ

سرغنہ مذکور آمادۂ جنگ کے پاس سے برسرموقع جو ہتیار رچکر (جو سر پر باندھا جاتا ہے) چھرا تلوار۔ اور بھی ہتیار ذریعہ پنچنامہ ضبط کرلیکر اُس شخص آمادۂ جنگ کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اُس پنچنامہ کا پنچ وکاتب گواہ نمبر(۸) ہے اور اُس گرفتاری کی شب وقت ورود سے وقت گرفتاری تک اِن دونوں ملزمین نے جو کچھ بیجا حرکات اور قانون شکنی کی سعی بیجا کی ہے وہ سب واقعات مذکورالصدر گواہان مذکور یعنی مہتمم صاحب گردواڑہ سردار بابا کشن سنگھ گواہ نمبر(۲) اور گلاب سنگھ وحضورا سنگھ گواہ نمبر(۵ و ۶) وغیرہ سبھی گواہوں سے اچھی طرح ثابت ہیں کہ یہ ہر دو ملزمین نہایت بیباک وخطرناک ہوتے ہیں اور اُن کو بلا ضمانت آزاد رکھنا رعایا کیلئے سخت اندیشہ ہونیمیں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ پیدا نہیں ہوسکتا بناءً علیہ حکم ہوا کہ۔ جیون سنگھ اور ہیرا سنگھ دونوں کے اپیل نامنظور۔ فقط

شہ۔ دستخط مولوی میر نصرت علی ناظم عدالت ضلع ناندیڑ

۳/ امرداد ۱۳۴۷ف

باب نہم
خاتمۂ کتاب

اِس تمام کتاب کو دیکھکر یہ تصور ہرگز قائم نہ ہو کہ ناندیڑ میں فتنہ بازی سے جو کچھ فساد برپا ہے وہ محض مسلمان دکھنی عرب اور سکھوں کی حد تک محدود ہے چونکہ میں نے گزشتہ ابواب میں جن جن اشخاص کو مثالاً پیش کیا ہے وہ انہیں بتذکرہ دو فرقوں کی حد تک بظاہر محدود نظر آرہا ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ بلاتخصیص اقوام۔ اہم مثالوں کے چننے میں اِن دو ہی اقوام مذکور کے افراد ابواب گزشتہ میں سامنے آگئے ہیں حالانکہ اچھے اور برے لوگ سبھی اقوام میں موجود ہیں اِس میں کسی قوم کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ جو کوئی شخص کسی قسم کی بھی نشہ میں مبتلا ہو اُس سے اِسی قسم کے افعال سرزد ہونا ایک امر لازمی ہے آئے دن ناندیڑ

ہیں ایسے بیسیوں واقعات نشہ کے بدولت ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں جو بخوف طوالت اون مثالوں کو پیش نہ کیا جا کر اب صرف ایک ایسی مثال پر یہ کتاب ختم کر دیجاتی ہے کہ دوسرے اقوام کے لوگ بھی اِس نشہ کے بدولت مبتلائے آلام ہونا معلوم ہو جائے۔

تین دوستوں نے بھنگ پیکر تماشہ بینی کیلئے بازار نانڈیڑ کا رخ کیا اور نشہ میں یہ سوجھی کہ ان میں سے ایک دوست نے ایک بے خطا تماشہ بین (۱۰) سالہ لڑکی کی ایک اُنگلی تبر سے کاٹدی پولیس مقامی نے فرقہ واری فساد پیدا ہو جانیکے خوف سے اِن تینوں دوستوں کو فوری نزدیک تر کی ایک ملگی میں بند کر دیکر بڑی مشکل سے اُس فتنہ کو فرو کیا اسکے بعد ملزم کو چالان عدالت کیا گیا منصفی نانڈیڑ نے بعد تحقیقات ملزم مذکور کو دو ماہ قید با مشقت اور ایکسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی اُسکا اپیل میرے اجلاس نظامت ضلع پر پیش ہوا جس میں میں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

فیصلہ

مقدمہ مرافعہ فوجداری نمبری ۵ سنہ ۱۳۴۸ف رام راؤ بنام سرکار عالی عدالت ضلع نانڈیڑ منفصلہ ۱۱ تیر ۱۳۴۸ف منصفی نانڈیڑ نے بعد تحقیقات مرافع ملزم چالانی کے حق میں بجرم خطرناک حربوں سے عمداً ضرر دفعہ (۲۶۴) تعزیرات دو ماہ قید با مشقت اور یکصد روپیہ جرمانہ کی تجویز سزا صادر فرمائی ہے اُسکا یہ اپیل منجانب مجرم سزا یاب پیش ہے۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ بتاریخ ۸ امرداد ۱۳۴۸ف چار بجے شام بازار نانڈیڑ سے اہل اسلام کسی بزرگ کے عرس کا صندل لیجا رہے تھے اور اُس صندل کا جلوس دیکھنے میں تماشبین بکثرت محو تماشہ تھے ایسے موقع پر ملزم مرافع آریہ برہمن خیاط عمر ۲۵ سالہ نے ہندو مسلم فساد برپا کرنیکی یہ صورت پیدا کی کہ اُس ملزم نے ایک تبر (آلہ جارحہ) لیا ہوا تماشہ بینوں میں داخل ہو کر کسی دوکان پر ایک مسلمان لڑکی معمر (۱۰) سالہ مستغیثہ کھڑی ہوئی تماشہ بینی میں محو تھی اُسکو ایک دھپہ مارا اور تبر کا وار کر کے اسکی انگلی زخمی کر دی اگر یہ نظارہ صندل کے جلوس کا مجمع دیکھ لیتا تو ہندو مسلم فساد ایک امر لازمی تھا لیکن پولیس نے قابل تحسین یہ عمل کیا کہ ملزم اور اُسکے ساتھیوں کو فوری ایک دوکان میں بند کر دیکر

متضرر لڑکی کو بھی اُسکے گھر بھیج دیا اِس طرح ملزم و متضررہ دونوں کو بھی سب کی نظروں سے فوری غائب کر دیکر اس واقعہ کی کچھ کچھ خبر پھیل جانیسے جو مجمع مشتعل ہوگیا تھا اوس مجمع کو کوششوں سے قابو میں لایا اِسکے بعد جب صندل کا تمام جلوس گزر چکا اور وہ تمام اِشتعال فرو ہوچکا اسوقت ملزم کو بند دوکان سے باہر نکالا اور متضررہ کو بھی اُسکے گھر سے بلا لیکر متضررہ کے زخم وغیرہ کا پنچنامہ کرنیکے بعد اسکو ڈاکٹرخانہ بھیج دیا اگر ایسا نہ کیا جا کر بلا وقفہ بر سر موقع ضابطہ کی تکمیل شروع کردیجاتی اور یہ تمام نظارہ مسلمانوں کا مجمع دیکھ لیا ہوتا تو ملزم کے جانکی خیر ایک طرف ہندو مسلم فساد کا قوی اندیشہ تھا اِسلئے پولیس کی یہ کارگزاری قابل قدر ضرور سمجھی جاسکتی ہے۔ اِسکے بعد

ملزم کے خلاف جرم منسوبہ کی تائید میں بجانب پولیس حسب ذیل (۷) گواہ پیش ہوئے ہیں۔

(۱) گواہ اول مفتش مقدمہ سید حسن صاحب سب انسپکٹر پولیس جنکی اس مقدمہ میں کارگزاری مذکورا لصدر قابلِ قدر و قابل عطاء انعام ہے۔

(۲) گواہ دوم مستغیثہ۔ وہی (۱۰) سالہ مسلمان لڑکی ہے جسکو ملزم نے تبر سے ضرر پہونچایا ہے۔

(۳) گواہ پنجم۔ مستغیثہ متضررہ کا چچا جس کے زیر پرورش مستغیثہ ہے۔

(۴) گواہ سوم عبدالواحد } یہ ہر دو گواہانِ رویت ہیں اُن کے سامنے ملزم نے اُس
(۵) گواہ چہارم زہری خیاط } لڑکی کو تبر سے مار کر زخمی کیا ہے۔

(۶) گواہ ہفتم۔ گنگا دھر۔ پنچ و کاتب پنچنامہ معائنہ ضربات متضررہ

(۷) گواہ ششم۔ لیڈی ڈاکٹر ہے جسکے زیر علاج مستغیثہ رہی ہے اور جس نے مستغیثہ کو ضرر خفیف کا صداقت نامہ دیا ہے۔

اس شہادت سے ملزم پر جرم منسوبہ اچھی طرح ثابت ہے جسکی تائید اس واقعہ سے بھی ہو رہی ہے کہ ملزم مرافع آریہ برہمن منصفی سے سزا پانیکے بعد عدالت اپیل ہذا سے تا تصفیہ اپیل بطور عارضی ضمانت پر رہائی حاصل کرلینیکے ساتھ ہی اپنے ولولۂ ذوق کو پورا کرکے اور کسی جرم میں ماخوذ ہونا خود اسکے ضامن مانولا رام کی درخواست ک (۲۶۲۹) موصولہ ۲۹/ اردی بہشت ۱۳۴۳ف سے ظاہر ہے جسکے ذریعہ ضامن مذکور

اپنی ضمانت سے سبکدوشی چاہی تھی جو نامنظور ہوئی ہے ملزم نے اپنے جانب سے شہادت صفائی میں صرف ایک گواہ کو پیش کیا ہے یہ گواہ ملزم کا ایک ساتھ والا ہے جسکو ملزم کیساتھ پولیس نے رفع شک کیلئے دو کامئیں بند کردیا تھا اسکے بیان سے بھی واقعہ مذکور کی تائید اسطرح ہورہی ہے کہ اس گواہ نے بھی اس نازک موقع پر مستغیثہ متضرر ہونیسے کوئی انحراف نہیں کیا ہے صرف کہتا ہے کہ مستغیثہ کو کس نے زخمی کیا علم نہیں ملزم کے ہاتھ مضرر تبر ہونیسے محض گمان ہی گمان پر ملزم کو گرفتار کرلیا گیا ہے لیکن اس ایک گواہ صفائی کے مجرد بیان سے گواہان رویت کے چشم دید واقعات اس وجہ سے بھی محو نہیں ہوسکتے کہ قانوناً شہادت اثباتی کو شہادت نفی پر ہر طرح حق ترجیح حاصل ہے اسلئے منصفی نے اس شہادت صفائی کو ناقابل التفات قرار دیکر ملزم کو مرتکب جرم منسوبہ جو قرار دیا ہے اُس سے مجھے بھی اتفاق ہے بناءً علیہ حکم ہوا کہ اپیل نامنظور فقط

شرح دستخط مولوی میر نصرت علی ناظم عدالت ضلع ناندیڑ

۱۱ تیر ۱۳۴۸ف

التماس دعا،

خدائے پاک سے دلی دعا ہے کہ بلاپاس مذہب و ملت ہر کسی کو اس موذی نشہ کے چسکہ سے بچائے رکھے اور ہر کسی کو ہدایت نیک عطا فرمائے تاکہ وہ بلا پاس مذہب و ملت بلحاظ اخوت انسانی ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھکر ل جل کر رہیں اور اپنے شاہ عالم پناہ مدظلہ جسکے قلمرو میں بلالحاظ مذہب و ملت رعایا و برایا کو جس قدر آزادی اور آرام و آسائش حاصل ہے اسکی نظیر دوسرے ممالک غیر سے ملنا مشکل ہے جس کے ہم دل سے شکر گزار ہوں۔ اور اپنے شاہ رعایا، پرور کی عمر و اقبال میں دعا کرتے ہوئے اپنے شاہ ظل اللہ کے سایۂ عاطفت میں اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ اپنی زندگی چین سے بسر کریں۔ فقط

قطعہ

کر اطاعت تو خدا کی اور رسول اللہ کی
بعد اسکے ہی اطاعت فرض اپنے شاہ کی
حکم قرآنی سے یہ ثابت ہوا ہے سر بسر
ہی اطاعت فرض ہے پر شاہ آصفجاہ کی

مولوی میر نصرت علی ناظم عدالت ضلع ناندیڑ
نائب صدر
انجمن ترک مسکرات۔ ناندیڑ۔ یکم دی ۱۳۴۹ف

مطبوعۂ
اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز چھتہ بازار
حیدرآباد دکن